باب 8

معاشی ترقی

(Economic Development)

تدریسی مقاصد:

اس سبق کے مطالعے سے طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- پاکستان میں ہونے والی معاشی ترقی بیان کرسکیں۔
2- دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات کے ذخائر، ان کی معاشی قدر اور تقسیم کی وضاحت کرسکیں۔
3- پاکستان کی معیشت میں زراعت کا کردار بیان کرسکیں۔
4- پاکستان کی زرعی پیداواری صلاحیت، مسائل اور پیداوار میں اضافے کے لیے اقدامات کی وضاحت کرسکیں۔
5- پاکستان کے آبی ذرائع اور آبپاشی کے موجودہ نظام سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
6- پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار، تقسیم، مویشی پالنا اور ماہی گیری پر بحث کرسکیں۔
7- زراعت میں جدت پسندی کے لیے طریقہ کار کی وضاحت کرسکیں۔
8- زراعت کو درپیش اہم مسائل بیان کرسکیں۔
9- معاشی ترقی میں صنعتوں کی اہمیت بیان کرسکیں۔
10- پاکستان کی گھریلو، چھوٹی اور بھاری صنعتوں کی وضاحت کرسکیں۔
11- ترقی کے لیے توانائی کے وسائل کی اہمیت بیان کرسکیں۔
12- پاکستان کے توانائی کے اہم وسائل کی پیداوار اور کھپت سے آگاہی حاصل کرسکیں۔
13- پاکستان کی بین الاقوامی تجارت، اس کی بناوٹ، سمت اور توازن میں تبدیلی کا تجزیہ کرسکیں۔
14- غربت کی وجوہات اور اس کو ختم کرنے کے لیے اقدامات کا جائزہ لے سکیں۔
15- پاکستان کی بندرگاہوں (Sea Ports) کی اہمیت بیان کرسکیں۔
16- پاکستان کی خشک گودیوں کی اہمیت پر بحث کرسکیں۔

معاشی ترقی کی تعریف

پروفیسر آرتھر لیوس (Professor Aurther Lewis) کے مطابق: ''اشیا و خدمات کی پیداوار میں اضافے کا نام معاشی ترقی ہے''۔ معاشی ترقی کے نتیجہ میں بہتر زندگی گزارنے کے لیے معیشت میں بنیادی تبدیلیاں لائی جاتی ہیں۔ مختصراً کسی پسماندہ معیشت کا ترقی یافتہ معیشت کی طرف گامزن ہونا معاشی ترقی کہلاتا ہے۔

پاکستان میں معاشی ترقی کا عشرہ بہ عشرہ جائزہ

(Economic Development in Pakistan through Decades)

پاکستان کی معاشی ترقی کا عشرہ بہ عشرہ جائزہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

1۔ معاشی ترقی کا پہلا مرحلہ: 1947-50ء

قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کے حصے میں آنے والے صنعتی یونٹ ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل نہ تھے۔ لوگوں کا بڑا ذریعۂ آمدن زراعت تھا۔ قیامِ پاکستان سے قبل تجارت اور صنعت زیادہ تر غیر مسلموں کے ہاتھ میں تھی۔ تقسیمِ ہند کی وجہ سے یہ لوگ بھارت چلے گئے جس سے ملکی تجارت اور صنعت کے میدان میں ایک خلا پیدا ہو گیا۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے بھارت سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان تاجروں کی اکثریت نے کراچی میں رہائش اختیار کر لی جس سے کراچی ہماری تجارت اور صنعت کا مرکز بنا۔ حکومت نے 1947ء میں ایک صنعتی کانفرنس منعقد کی جس میں میسّر خام مال یعنی پٹ سن، کپاس، چمڑے وغیرہ سے متعلق صنعتی اداروں کے قیام کی سفارش کی۔ ملک میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے انڈسٹریل بورڈ اور صنعتی مالیاتی کارپوریشن قائم کی گئی جس سے معاشی ترقی کا آغاز ہوا۔

2۔ معاشی ترقی کا دوسرا مرحلہ: 1950-60ء

1950ء سے 1952ء تک کوریا کی جنگ کے دوران حکومتِ پاکستان نے ایک آزاد اور نرم تجارتی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے خوب زرِمبادلہ کمایا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد خام مال کی قیمتوں میں کمی ہوئی تو حکومت نے اشیائے صرف کی درآمد پر پابندیاں عائد کر دیں جس سے پاکستان کے صنعتی شعبے نے کافی ترقی کی۔ حکومتِ پاکستان نے 1952ء میں ایک مالیاتی ادارہ ''پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن'' قائم کیا۔ اس کارپوریشن نے زیادہ تر سرمایہ کاری سیمنٹ، کاغذ، سوئی گیس پائپ لائن، شپ یارڈ وغیرہ کے شعبوں میں کی۔ 1959-60ء میں پاکستان کی خام قومی پیداوار میں صنعتی شعبہ کا حصہ 11.9 فیصد رہا۔ اس عرصہ کے دوران بڑے پیمانے کی صنعتوں نے خوب ترقی کی۔ اس دوران کئی کارخانوں کا قیام عمل میں آیا۔

پاکستان کا پہلا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ یکم اپریل 1955 ء سے 31 جولائی 1960ء تک کے لیے تھا۔اس کا حجم 1080 کروڑ روپے تھا۔مقاصد کے اعتبار سے یہ منصوبہ نہایت اچھا تھا لیکن یہ پورے ہدف حاصل نہ کر سکا۔شرح ترقی کے لحاظ سے قومی آمدنی میں 11 فیصد اضافہ ہوا، فی کس آمدنی صرف 3 فیصد بڑھ سکی۔ملکی بچتوں کی شرح کم ہوگئی۔صنعتی میدان میں کئی صنعتیں قائم ہوئیں مثلاً کاغذ (نیوز پرنٹ) گنتہ، کھاد اور کیمیائی اشیا سے متعلق صنعتیں وغیرہ۔آبادی میں اضافے کی شرح قریباً 1.6 فیصد سالانہ رہی۔اس عرصے کے دوران برآمدات کو نہ بڑھایا جا سکا، بلکہ اس کے برعکس درآمدات کی مقدار میں اضافہ ہوگیا۔توازن ادائیگی خاصا خراب ہوگیا، یہاں تک کہ پہلے چار سالوں کے دوران توازن ادائیگی میں 24 کروڑ روپے کا خسارہ ہوا۔اس دوران زرعی فصلوں کی پیداوار میں زیادہ اضافہ نہ ہو سکا۔

درج بالا اعداد و شمار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پہلا پانچ سالہ منصوبہ بیشتر شعبوں میں ناکام رہا۔اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کے تجربات کی بدولت نئی سوچ اور اندازِ فکر نے جنم لیا جس سے معاشی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے اور آئندہ کے ترقیاتی منصوبہ جات کو تشکیل دینے میں مدد ملی۔

3۔معاشی ترقی کا تیسرا مرحلہ: 1960-1970ء

1958ء میں جنرل محمد ایوب خاں نے اقتدار سنبھالنے کے بعد ذخیرہ اندوزوں، سمگلروں اور چور بازاروں کو سخت سزائیں دیں۔اس دوران بھاری مشینری مثلاً سٹیل انڈسٹری اور پیٹرو کیمیکل وغیرہ کی صنعتوں کی طرف توجہ دی گئی۔1965ء کے بعد صنعتی شعبہ کی ترقی کی رفتار سست جبکہ زراعت میں ترقی تیز ہوگئی۔پاکستان کی معاشی ترقی کے لحاظ سے دوسرے پانچ سالہ منصوبے (1960-1965ء) کو خاص اہمیت حاصل ہے۔دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا حجم 1900 کروڑ روپے مقرر کیا گیا مگر 1961ء میں یہ حجم 2300 کروڑ روپے کر دیا گیا۔

اس منصوبے کے تحت ملک کی معاشی ترقی میں بہتری آئی۔قومی آمدنی میں 30 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔صنعتی شعبہ میں 40 فیصد سالانہ سے زیادہ ترقی ہوئی۔برآمدات میں سات فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا۔زرعی شعبے میں ترقی 15 فیصد سے زیادہ ہوئی۔روزگار کے مواقع متوقع حد تک نہ بڑھائے جا سکے، دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ خاصی کامیابی سے ہم کنار ہوا بلکہ کئی شعبوں میں تو ترقی مقررہ ہدف سے بھی بڑھ گئی۔پاکستان کی معاشی ترقی کے لحاظ سے دوسرے پانچ سالہ منصوبے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

1970-1965ء کے دوران تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ بنایا گیا۔اس منصوبے کا حجم 5200 کروڑ روپے تھا۔تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوران صنعتی میدان میں ترقی صرف 9 فیصد ہو سکی، سرمایہ کاری کی شرح میں قریباً 4 فیصد کمی ہوئی۔زرعی ترقی میں

صرف 4.5 فیصد سالانہ ترقی ہوسکی۔ برآمدات میں 7 فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا۔

تیسرے پانچ سالہ منصوبے کو حقیقی وسائل اور سازگار حالات میسر نہ آسکے جو معاشی ترقی کے پروگرام کے لیے درکار تھے۔ اس لیے یہ پانچ سالہ منصوبہ مکمل طور پر کامیاب نہ ہوسکا۔

4- معاشی ترقی کا چوتھا مرحلہ: 1970-1980ء

سقوطِ مشرقی پاکستان بہت بڑا سانحہ تھا۔ 1971ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالا تو ملک بے شمار مسائل میں گھِرا ہوا تھا۔ اس عشرہ کے ابتدائی سات سالوں میں معاشی ترقی مایوس کن رہی۔ کرنسی کی قیمت میں کمی سے امریکی ڈالر 4.67 روپے سے 11 روپے کا ہوگیا۔ گھی کے کارخانوں، تجارتی بنکوں، جہاز ران کمپنیوں، آٹا ملوں، کپاس بیلنے اور چاول چھڑانے والے کارخانوں کو قومی ملکیت میں لینے کے عمل نے معاشی ترقی پر بُرے اثرات مرتب کیے۔ جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں ملک معاشی ترقی کی طرف گامزن ہوگیا۔ معاشی اصلاحات کا آرڈی نینس مجریہ 1978ء جاری کیا گیا۔ زرعی شعبہ سے متعلقہ صنعتی یونٹ سابقہ مالکان کو واپس کر دیے گئے۔ جس کے نتیجے میں ملک کی خام قومی پیداوار میں اضافہ ہوا، برآمدات بھی بہتر ہوئیں اور ملک میں فصلیں بھی خوب ہوئیں لیکن حکومت افراطِ زر کو نہ روک سکی۔

چوتھے پانچ سالہ منصوبے (1970-75)ء کے لیے 75 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ قومی آمدنی میں اضافہ، زرعی فصلوں کی پیداوار اور فی کس آمدنی میں اضافہ وغیرہ اہداف سے کم رہے۔ اندرونِ ملک نامساعد حالات کی وجہ سے چوتھے پانچ سالہ منصوبے پر عمل درآمد نہ ہوسکا اور اس منصوبے کو بالآخر منسوخ کرنا پڑا۔

5۔ معاشی ترقی کا پانچواں مرحلہ: 1980-1990ء

1980-1990ء کے دور میں کپاس، چاول، گنے اور گندم کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔ زرعی ترقی کی رفتار میں 6.2 فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا۔ اس کو صنعتی ترقی کا بہترین دور کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس عرصہ کے دوران نجی شعبے کا اعتماد بحال کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ 1982ء اور 1984ء کی صنعتی پالیسیوں کے ذریعے متوازن ترقی، روزگار کی فراہمی اور نجی شعبہ کی مضبوطی کو بنیاد بنایا گیا جس کے نتیجے میں پاکستان میں خام پیداوار میں اضافہ کی شرح کافی حوصلہ افزا رہی۔

1978-1983ء کے دوران پانچواں پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا۔ اس منصوبے کا حجم 21 ارب دو کروڑ روپے تھا۔ اس دوران ناسازگار حالت کے باوجود شرح ترقی 6 فیصد سالانہ رہی۔ صنعتی پیداوار میں 9 فی صد سالانہ ترقی ہوئی۔ ملکی صنعت میں اضافے کی غرض سے صنعتی چھوٹ بھی دی گئی۔ افراطِ زر صرف 5 فیصد رہ گیا۔ اس منصوبے کی مدت کے دوران دیہی علاقوں کی ترقی کی طرف بالخصوص توجہ دی گئی۔ کم از کم 20 فیصد نادار اور مفلوک الحال لوگوں کو نظامِ زکوٰۃ کی بدولت معاشی مدد ملی جو سماجی و معاشی

انصاف کی طرف ایک بڑا اقدم تھا۔

چھٹا پانچ سالہ منصوبہ (1983-1988ء)، یکم جولائی 1983 کو شروع کیا گیا۔1985ء سے 1988ء کے دوران وزیراعظم محمد خاں جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام پر تیزی سے کام ہوا۔صنعتوں اور توانائی پیدا کرنے کے شعبوں میں نجی سرمایہ کاری زیادہ ہوئی۔دیہات میں سڑکیں بنائی گئیں اور انھیں شہری منڈیوں کے ساتھ منسلک کیا گیا۔زکوٰۃ اور نظامِ عشر کے توسط سے مستحقین کی مالی اعانت کی گئی۔روزگار کی فراہمی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔دیہی ترقی، پسماندہ علاقوں، چھوٹے اور بڑے شہروں کی ترقی پر خاص طور پر توجہ دی گئی۔تعلیم اور صحت کے شعبے پر زیادہ توجہ دی گئی۔خام ملکی پیداوار (G.D.P) میں 6.6 فیصد اضافہ ہوا اور زرعی پیداوار میں 2.3 فیصد اضافہ ہوا۔برآمدات میں 6 فیصد سالانہ اور درآمدات میں 6 فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا۔افراطِ زر کی شرح 6 فیصد رہ گئی۔بجلی کی پیداوار میں 13.6 فیصد اضافہ ہوا۔

دسمبر 1988 میں ہونے والے الیکشن کے نتیجے میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت بنی جو 1990ء تک قائم رہی۔محترمہ بے نظیر بھٹو کے اس پہلے دور میں ملک کی معاشی حالت تسلی بخش رہی۔1989-90ء کے دوران خام ملکی پیداوار میں اضافے کی شرح 5.1 فیصد رہی۔زراعت میں ترقی کا اندازہ 5.2 فیصد تھا لیکن صرف 4 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔1989-90ء کے دوران ادائیگی کے توازن میں بہتری ہوئی۔بیرونی تجارت کا خسارہ کم ہوا اور ملک میں سرمایہ کاری کی فضا کچھ بہتر ہوئی۔اپریل 1989ء میں نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔جس میں ایک دفعہ پھر نجی شعبہ کے لیے نئی ترغیبات کا اعلان کیا گیا۔نئی صنعتوں کے قیام کو آسان کر دیا گیا اور کئی نئے شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے راہیں کھول دی گئیں۔

6۔معاشی ترقی کا چھٹا مرحلہ: 1990-2000ء

1990ء اور 1996ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف ہوئی۔1993ء اور 1999ء میں میاں محمد نواز شریف کی حکومت ختم ہوئی۔1999ء میں جنرل پرویز مشرف نے اقتدار سنبھالا۔ساتواں پانچ سالہ منصوبہ (1988-1993ء) میں شروع کیا گیا۔اس دوران خام ملکی پیداوار (G.D.P) میں سالانہ ترقی 5 فیصد ہوئی۔زرعی شعبہ میں پیداوار کی سالانہ شرح 4.7 فیصد رہی۔صنعتی شعبہ کی پیداوار میں اضافہ کی شرح 5.9 فیصد رہی۔قومی بچتوں کی شرح 12.7 فیصد سالانہ رہی۔شہری علاقوں میں 50 طبی مراکز قائم کیے گئے۔شرح خواندگی کا تناسب 36 فیصد رہا۔

آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ (1993-1998ء) میں شروع کیا گیا۔اس منصوبے کے دوران بہت سارے قومی ادارے نجی شعبے کے حوالے کر دیے گئے۔1998ء میں ایٹمی دھماکے کرنے کی وجہ سے پاکستان کو معاشی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا۔1998ء میں مردم شماری بھی کرائی گئی۔اس دوران خام ملکی پیداوار (G.D.P) اور زرعی شعبہ کی پیداوار میں سالانہ 6 فیصد کے حساب سے اضافہ

ہوا۔نجی سرمایہ کاری میں 22.8 فیصد اضافہ ہوا اور وفاقی حکومت کے ٹیکسوں کی وصولی میں 22.6 فیصد اضافہ ہوا۔ برآمدات میں 24.9 فیصد کمی ہوئی۔خواندگی کی شرح 37.9 فیصد ہوگئی۔ قومی بچتوں میں سالانہ 12.7 فیصد اضافہ ہوا۔

ملک میں آٹھویں پانچ سالہ منصوبہ کے بعد پانچ سالہ منصوبوں کا دور ختم ہوگیا۔اب سالانہ ترقیاتی منصوبے تیار کیے جاتے ہیں اوراس کے مطابق ملکی ترقی کے لیے اقدامات کیے جاتے ہیں۔

7۔معاشی ترقی کا ساتواں مرحلہ:2010-2014ء

جنرل پرویز مشرف کے 9 سالہ دورِحکومت میں معاشی ترقی کی رفتار سات فیصد رہی۔وزیراعظم شوکت عزیز نے معاشی ترقی کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے مگر عام آدمی کی زندگی کے مسائل اور مہنگائی میں اضافہ ہوا۔2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی بڑی جماعت بن کر ابھری۔اس حکومت نے عوام کے معاشی مسائل کم کرنے کے بہت سارے اقدامات کیے،مگر ملک معاشی ترقی کے لحاظ سے مشکلات کا شکار رہا۔2013ء میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت بھاری اکثریت سے قائم ہوئی۔ 2013-14ء کے مالی سال میں جی ڈی پی کی شرح 4.1 فیصد رہی۔

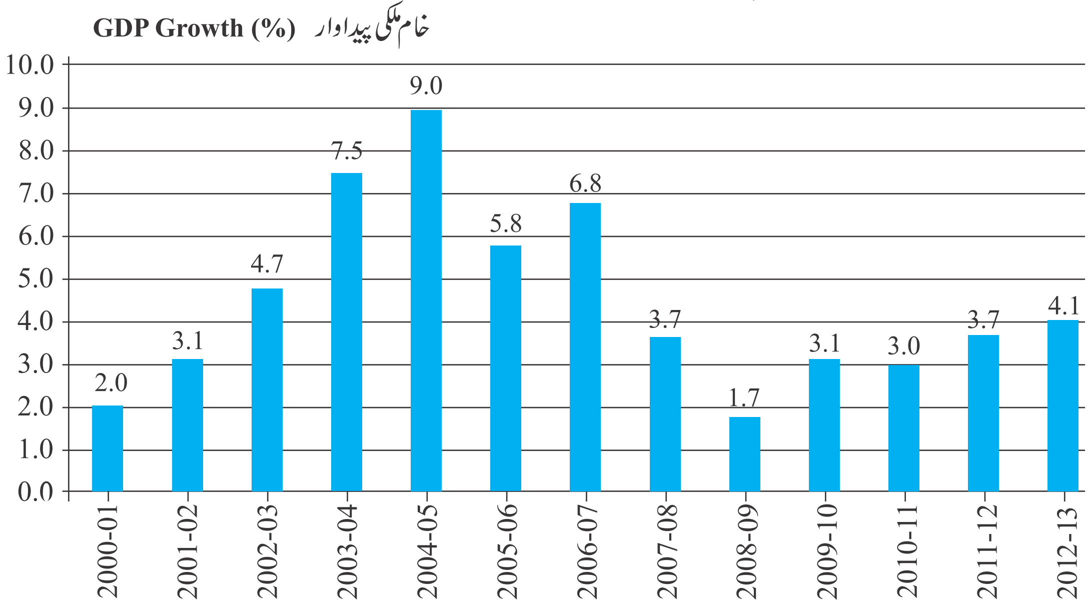

پاکستان کی قومی خام ملکی پیداوار (جی۔ڈی۔پی) کا گراف
(بحوالہ اکنامک سروے آف پاکستان)

معیشت کے اہم شعبے

(Important Sectors of Economy)

معدنیات، زراعت اور صنعتیں پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ذیل میں ان کی تفصیل دی گئی ہے:

(الف) معدنیات *(Minerals)*

پاکستان میں معدنی وسائل کی ترقی کے لیے 1975ء میں معدنی ترقیاتی کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا۔ معدنیات کو دھاتی اور غیر دھاتی دو گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں دھاتی معدنیات میں لوہا، تانبا اور کرومائٹ، وغیرہ جبکہ غیر دھاتی معدنیات میں معدنی تیل، قدرتی گیس، خوردنی نمک، چونے کا پتھر، سنگِ مرمر اور جپسم وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان کی ان معدنیات کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

1- معدنی تیل *(Petroleum)*

انسان کے لیے معدنی تیل اور اس سے تیار کردہ مصنوعات کی معاشی اہمیت صنعتوں میں استعمال ہونے والی تمام معدنیات سے بڑھ چکی ہے۔ معدنی تیل کی اہم مصنوعات میں گیسولین، مٹی کا تیل، ڈیزل، موبل آئل، موم اور کول تار وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں تیل صاف کرنے کے کارخانے موجود ہیں۔ پاکستان میں آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے قیام کے بعد تیل کی تلاش کے کام میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ پاکستان میں سطح مرتفع پوٹھوار کا علاقہ معدنی تیل کی پیداوار کا قدیم خطہ ہے۔ اس علاقے کے معدنی تیل کے کنویں بالکسر، کھوڑ، ڈھلیاں، جویا میر، منوال، ٹُت، کوٹ سارنگ، میال، آدھی اور قاضیاں میں واقع ہیں۔ زیریں سندھ کے معدنی تیل کے اہم پیداواری علاقے خصخیلی، کنار، ٹنڈو اللہ یار اور زم زمہ ہیں۔ یہ ذخائر ملکی تیل کی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

2- قدرتی گیس *(Natural Gas)*

پاکستان میں قدرتی گیس 1952ء میں صوبہ بلوچستان میں سوئی کے مقام سے دریافت ہوئی۔ قدرتی گیس کے اس ذخیرے کا شمار دنیا کے بڑے ذخائر میں کیا جاتا ہے۔ قدرتی گیس توانائی کا ایک سستا ذریعہ ہے۔ یہ گیس نہ صرف گھریلو بلکہ صنعتی ضروریات کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ پاکستان میں اس وقت قدرتی گیس پائپ لائنز کے ذریعے ملک کے قریباً تمام بڑے شہروں تک پہنچائی گئی ہے۔ صوبہ پنجاب میں ڈھوڈک، پیرکوہ، ڈھلیاں اور میال میں قدرتی گیس کے ذخائر ہیں۔ بلوچستان میں اُچ

اورزن جبکہ صوبہ سندھ میں خیر پور، مزرانی، ساری، ہنڈی، کندکوٹ اور سارنگ میں اس کے ذخائر واقع ہیں۔

3 - تانبا (copper)

قدیم زمانے میں تانبے سے صرف سکّے اور برتن وغیرہ بنائے جاتے تھے ۔اب پاکستان میں بجلی کی اشیا خصوصاً تاریں وغیرہ بنانے کے لیے اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بلوچستان میں ضلع چاغی، سینڈک، قلات، ژوب اور بعض دیگر مقامات پر دریافت ہونے والے تانبے کے ذخائر نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔صوبہ خیبر پختونخوا میں تانبے کے ذخائر دیر، چترال اور ہزارہ میں پائے جاتے ہیں۔

4-خام لوہا (Iron Ore)

پاکستان میں خام لوہے کی پیداوار 1957ء میں شروع ہوئی۔ پاکستان میں کئی مقامات سے خام لوہے کے ذخائر دریافت ہوئے ہیں جن میں کالاباغ (ضلع میانوالی)، ڈومل نسار (ضلع چترال)،لنگر یال اور چلغازی (ضلع چاغی) کے علاقے خام لوہے کی پیداوار کے لیے اہم ہیں لیکن ذرائع آمدورفت میں مشکلات کے باعث کم منافع ہو رہا ہے۔

5- کوئلہ (coal)

کوئلے کا شمار توانائی کے اہم اور قدیم ذرائع میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں کوئلہ تھرمل بجلی پیدا کرنے، اینٹیں پکانے اور گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اس وقت پاکستان میں صوبہ پنجاب میں کوہستانِ نمک کے علاقے میں زیادہ تر کوئلہ ڈنڈوت، پڈھ اور مکڑوال کے مقامات سے نکالا جاتا ہے۔صوبہ سندھ میں کوئلہ کی کانیں تھر، جمپیر، سارنگ اور لاکھڑا میں واقع ہیں۔صوبہ خیبر پختونخوا میں صرف ہنگو میں کوئلہ کے ذخائر ہیں جبکہ صوبہ بلوچستان میں خوست، شارگ، ڈیگاری، شیریں آب، مچھ بولان اور ہرنائی میں کوئلہ کی کان کنی ہو رہی ہے۔

6- نمک (salt)

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے چٹانی نمک کے بہت بڑے ذخائر سے نوازا ہے جو کھانے کے علاوہ کیمیائی صنعت میں بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں چٹانی نمک کے وسیع ذخائر کوہستان نمک میں کھیوڑہ (ضلع جہلم) کے مقام پر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ کالاباغ (ضلع میانوالی)، واڑچھا (ضلع خوشاب)، اور بہادر خیل (ضلع کرک) میں بھی نمک کے وسیع ذخائر موجود

ہیں۔صوبہ بلوچستان میں لسبیلہ اور مکران کے ساحل کے قریب سے جبکہ ماڑی پور (کراچی) سے بھی آبی نمک حاصل کیا جاتا ہے۔

7- کرومائیٹ (Chromite)

کرومائیٹ ایک اہم دھات ہے جسے زیادہ تر فولاد سازی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کرومائیٹ کے 25 سے زائد بڑے ذخائر دریافت کیے جا چکے ہیں۔ کرومائیٹ مختلف ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ کراچی سٹیل مل میں بھی کرومائیٹ استعمال ہوتی ہے۔صوبہ بلوچستان میں کرومائیٹ کے ذخائر مسلم باغ، چاغی اور خاران کے علاقوں میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخوا میں اس کے ذخائر مالا کنڈ اور مہمند ایجنسی میں بھی دریافت ہوئے ہیں۔

8- جپسم (Gypsum)

جپسم فاسفیٹ کھاد کی تیاری میں خام مال کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔اس کے علاوہ یہ سیمنٹ کی صنعت، کاغذ سازی، پلاسٹر آف پیرس، سلفیورک ایسڈ، رنگ و روغن کی صنعت، اور ربڑ کی صنعت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں کھیوڑہ، ڈنڈوٹ، داؤد خیل، قائد آباد، روہڑی، کوہاٹ، ڈیرہ غازی خاں، لورالائی اور سبی وغیرہ میں جپسم پایا جاتا ہے۔

9- چونے کا پتھر (Lime Stone)

چونے کا پتھر ایک نہایت کار آمد معدنیات ہے۔ یہ شیشہ سازی، صابن بنانے، کاغذ سازی، سیمنٹ سازی، فولاد سازی، بلیچنگ پاؤڈر کی تیاری، عمارتوں کو سفیدی کرنے، رنگ سازی، کھانے والے پان، لائم اور سوڈا ایش کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں چونے کا پتھر زیادہ تر شمالی اور مغربی پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔اس کے ذخائر داؤد خیل، واہ، روہڑی، حیدر آباد، سبی، ڈیرہ غازی خاں، کوہاٹ، نوشہرہ اور خضدار میں پائے جاتے ہیں۔

10- سنگِ مرمر (Marble)

سنگِ مرمر عمارتوں کے فرشوں اور دیواروں پر استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں یہ مختلف اقسام اور رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ سنگِ مرمر کے ذخائر مردان، سوات، نوشہرہ، ہزارہ، چاغی، گلگت اور اٹک وغیرہ میں موجود ہیں۔

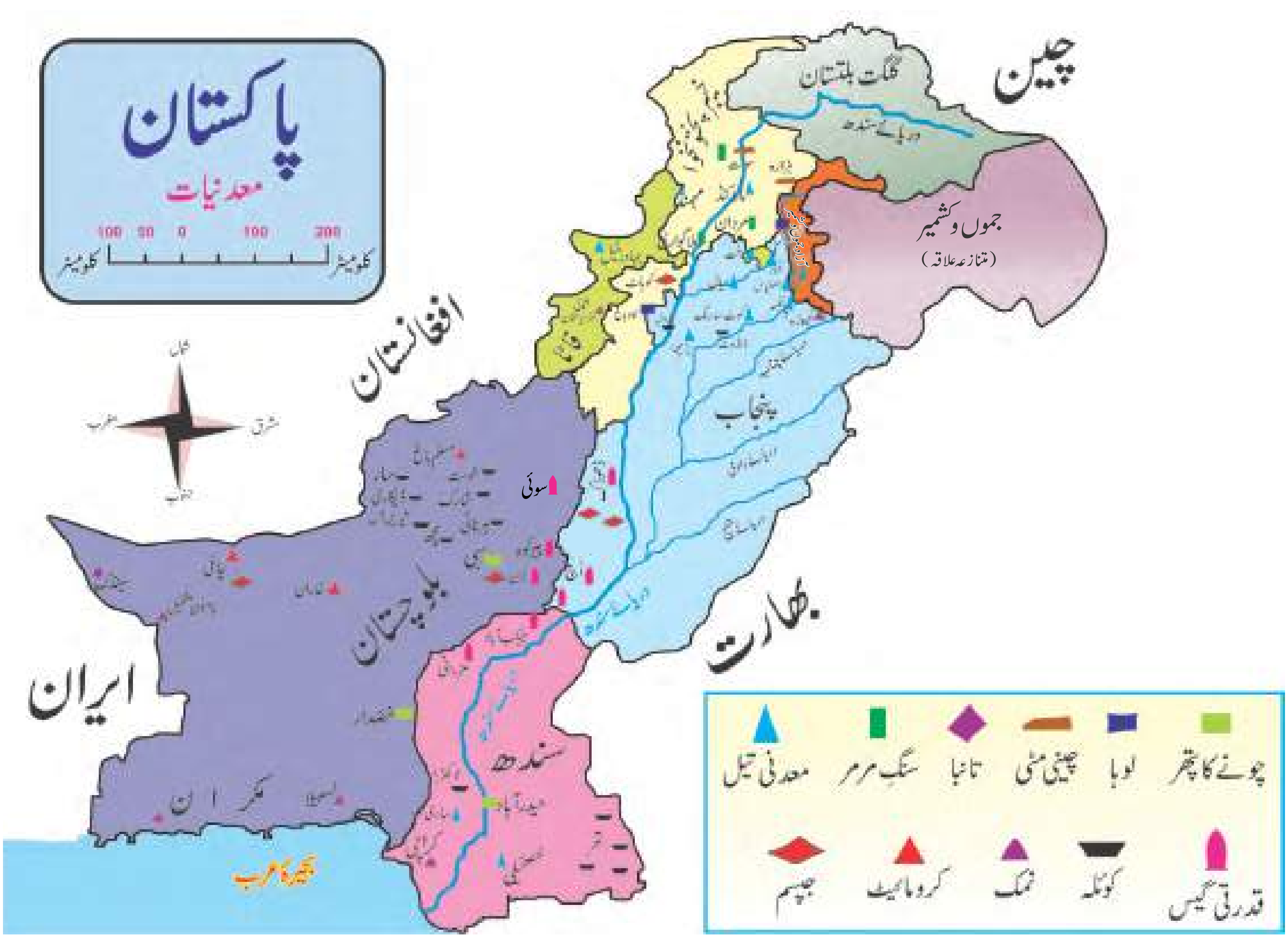
پاکستان
معدنیات
کلومیٹر 100 50 0 100 200 کلومیٹر
چین
افغانستان
ایران
بھارت
گلگت بلتستان
دریائے سندھ
جموں وکشمیر
(متنازعہ علاقہ)
آزاد جموں وکشمیر
پنجاب
بلوچستان
سندھ
سوئی
مکران
بحیرۂ عرب
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
معدنی تیل
سنگِ مرمر
تانبا
چکنی مٹی
لوہا
چونے کا پتھر
جپسم
کرومائیٹ
نمک
کوئلہ
قدرتی گیس

11- گندھک (Sulphur)

گندھک بھی ایک اہم معدنیات ہے۔اسلحہ سازی کی صنعت، گندھک کا تیزاب تیار کرنے، کیمیائی صنعتوں، ادویات سازی، ماچس کی صنعت، امونیم سلفیٹ کھاد کی تیاری، رنگ اور پینٹ وغیرہ کی تیاری میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔گندھک صوبہ بلوچستان میں کوہ سلطان (ضلع چاغی)، سنی (ضلع کچھی) اور قلات کے مقام سے حاصل ہوتا ہے۔اس کے علاوہ صوبہ سندھ میں کراچی، حیدرآباد جبکہ صوبہ خیبرپختونخوا میں پشاور اور چترال میں بھی گندھک کے ذخائر موجود ہیں۔

(ب) زراعت (Agriculture)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔پاکستان کی معیشت میں زراعت کا بہت اہم کردار ہے۔پاکستان کی معیشت میں زراعت کے کردار کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

1- خوراک کا حصول (Source of Food)

پاکستان ان چند ترقی پذیر ممالک کی صف میں شامل ہے جہاں زراعت کو معیشت کا اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔انسان کی بنیادی ضرورت خوراک ہے جس میں گندم، کپاس، چاول، مکئی، گنا، جوار، باجرہ، دالیں، سبزیاں اور پھل وغیرہ شامل ہیں۔انسانی خوراک کے علاوہ زرعی شعبے سے تمام جانوروں کی غذائی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں، جس میں موسم گرما اور سرما کی چارے کی فصلیں شامل ہیں۔

2- قومی آمدنی کا ذریعہ (Source of National Income)

قیامِ پاکستان سے ملک کی قومی آمدنی میں سب سے زیادہ حصہ زرعی شعبے کا رہا ہے۔اس طرح زرعی شعبے کی ترقی سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے جس سے ملک میں خوشحالی آتی ہے۔

3- صنعتوں کے لیے خام مال کی فراہمی (Availability of Raw Material for Industries)

پاکستان کی مختلف صنعتوں مثلاً فلور ملز، شوگر ملز، رائس ملز، کاٹن ٹیکسٹائل انڈسٹری، گھی ملز، صابن کی صنعت، ڈبل روٹی، جوس فیکٹریوں اور پھلوں کی مصنوعات کا انحصار زرعی شعبے سے حاصل شدہ پیداوار پر ہے۔

4-روزگار کا حصول (Employment Opportunities)

پاکستان کی کثیر آبادی بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر زراعت کے شعبے سے وابستہ ہے۔ لاکھوں لوگ غلہ منڈیوں، پھلوں اور سبزی کی منڈیوں میں خرید وفروخت سے روزی کماتے ہیں۔ ملک کی لیبر فورس کا قریباً 44 فیصد طبقہ زراعت سے وابستہ ہے۔ اس کے علاوہ زراعت سے متعلقہ ٹرانسپورٹ سے وابستہ لوگ بھی اپنی روزی کماتے ہیں۔ اس طرح زراعت پاکستان کے لوگوں کا سب سے بڑا پیشہ ہے۔

5-زرِمبادلہ کا ذریعہ (Source of Foreign Exchange)

کامیاب زرعی شعبے کی بدولت ہی کوئی ملک زرعی اشیا برآمد کرسکتا ہے۔ پاکستان زرعی پیداوار مثلاً چاول، کپاس اور اس پیداوار پر منحصر صنعتی اشیا غیر ممالک کو برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ کماتا ہے۔

6-معاشی ترقی کا ذریعہ (Source of Economic Development)

پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار کا قریباً 21 فیصد زرعی شعبے سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان کی نہ صرف معاشی بلکہ صنعتی اور تجارتی ترقی کا انحصار بھی زراعت ہی پر ہے کیونکہ زراعت کو معاشی ترقی کے لحاظ سے ملکی معیشت میں اہم مقام حاصل ہوتا ہے۔

پاکستان کی زرعی پیداواری صلاحیت، اس کے مسائل اور پیداوار میں اضافے کے لیے اقدامات

(Agricultural Potential of Pakistan along with Problems and Measures for Maximization of Yield)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک اور زرعی پیداواری صلاحیت کے لحاظ سے دنیا بھر میں مشہور ہے لیکن پاکستان کے ہر علاقے میں زرعی زمین کے وسائل ایک جیسے نہیں۔ کہیں زیادہ زرخیز زرعی زمین اور بہترین میدانی علاقے، اچھی آب و ہوا، دریا اور زیرِ زمین بہترین پانی موجود ہے جبکہ کچھ علاقوں میں زرخیز زمین، اچھی آب و ہوا، دریاؤں کے پانی اور زیرِ زمین بہترین پانی کی سہولتیں کم ہیں۔ بعض علاقوں میں آب پاشی نہروں اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے کی جاتی ہے اور بعض علاقوں میں زراعت کا انحصار زیادہ تر بارش پر ہے۔ اس علاقائی فرق کی وجہ سے مختلف علاقوں کی زمین کی فی ایکڑ پیداوار کی شرح میں کافی فرق ہے۔ زرعی قدرتی صلاحیت کے باوجود پاکستان میں اکثر فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار کم ہے۔ اس کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

فی ایکڑ اوسط پیداوار میں کمی کی وجوہات:

1- ہم آج تک زرعی میدان میں خود کفالت کی منزل کو نہیں پا سکے کیونکہ ہماری زراعت پسماندگی کا شکار ہے۔ آج ترقی یافتہ ممالک میں جدید ترین مشینوں کے ذریعے کھیتی باڑی ہوتی ہے جبکہ ہمارے ہاں زراعت کے پرانے اور روایتی طریقے استعمال ہوتے ہیں، جس سے فی ایکڑ اوسط پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔

2- پاکستان میں آب پاشی کا وسیع نظام موجود ہے لیکن یہ نہریں ساری زرعی زمین کو پانی مہیا نہیں کر سکتیں، جس سے آبپاشی کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ بھی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں کمی کی ایک وجہ ہے۔

3- قدرتی آفات (سیلاب اور زلزلے وغیرہ)، سیم و تھور کا مسئلہ، غیر معیاری بیجوں اور کھاد کا استعمال، کسانوں کا تعلیم یافتہ نہ ہونا، زرعی قرضے کے حصول میں دشواری اور فصلوں کی بیماریاں وغیرہ بھی فی ایکڑ اوسط پیداوار میں کمی کی وجوہات ہیں۔

زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے مختلف اقدامات:

1- زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے سائنسی بنیادوں پر مختلف زرعی آلات اور جدید مشینوں کی مدد سے کھیتی باڑی کو رواج دینا ضروری ہے۔ اس سے ہماری قومی آمدنی بڑھے گی اور ملک خوشحال ہو گا۔

2- زراعت کے پیشے میں بہتری لانے اور زیادہ سے زیادہ فی ایکڑ اوسط پیداوار کے لیے انسانی محنت و مہارت کے علاوہ اچھے بیج کیڑے مار ادویات اور معیاری کھاد کا استعمال بہت ضروری ہے۔

3- پاکستان میں نہری نظام میں بہتری لا کر اور آبپاشی کے مصنوعی اور جدید طریقوں کے ذریعے فی ایکڑ اوسط پیداوار بڑھائی جا سکتی ہے۔

4- زراعت کے میدان میں تحقیق میں اضافے سے بھی زرعی پیداوار میں اضافہ ممکن ہے۔

پاکستان کے آبی ذرائع اور آبپاشی کا موجودہ نظام

(Water Resources of Pakistan and the Existing Irrigation System)

ذرائع آبپاشی

پاکستان مون سون آب و ہوا کے خطے کے اُس حصے میں واقع ہے جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ پاکستان میں زراعت کی

ترقی کا انحصار ذرائع آبپاشی پر ہے۔ ذرائع آبپاشی میں سب سے اہم ذریعہ نہریں ہیں۔ دوسرے ذرائع آبپاشی ٹیوب ویل، کاریز، کنویں اور چشمے وغیرہ ہیں۔

1- نہریں

پاکستان میں 80 فیصد زرعی علاقے کا انحصار نہری پانی پر ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر نہریں صوبہ پنجاب میں واقع ہیں۔ ہمارا نہری نظام چھوٹے بڑے ڈیموں، بیراجوں اور رابطہ نہروں پر مشتمل ہے۔ پاکستان کی زیادہ تر نہریں دوامی ہیں، جن میں سارا سال پانی رہتا ہے۔ دوسری نہریں غیر دوامی ہیں جو صرف برسات کے موسم میں بہتی ہیں۔ پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں جب برف پگھلتی ہے تو دریاؤں میں پانی کی مقدار میں اضافے کا سیلابی پانی ان نہروں میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ دریائے راوی، چناب، جہلم، ستلج اور سندھ سے اہم نہریں نکالی گئی ہیں جو پاکستان کے مختلف علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔

2- بارش

بارش پانی کی فراہمی کا قدرتی ذریعہ ہے۔ پہاڑوں پر ہونے والی بارشوں اور گلیشیرز کا پانی پگھل کر ندی نالوں کے ذریعے دریاؤں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور سارا سال ان کو رواں دواں رکھتا ہے۔ نہری علاقوں کے برعکس بارانی علاقوں کی بہتر پیداوار زیادہ تر بروقت مطلوبہ بارشوں کی مرہون منت ہوتی ہے۔ تربیلا اور منگلا ہمارے اہم آبپاشی ڈیم ہیں جن میں نہ صرف لاکھوں ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جاتا ہے بلکہ سستی پن بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ پانی کے ان دو بڑے ذخائر کے علاوہ کوئی پانچ لاکھ ایکڑ فٹ پانی چشمہ بیراج میں بھی ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

3- ٹیوب ویل

پاکستان میں نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ٹیوب ویلوں کے ذریعے زیرِ زمین پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ اس وقت ملک میں لگ بھگ بارہ لاکھ ٹیوب ویل ہیں۔ بجلی کی موٹر یا ڈیزل انجن کی مدد سے سینکڑوں فٹ کی گہرائی سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ زیادہ تر ٹیوب ویل صوبہ پنجاب میں ہیں۔ ٹیوب ویلوں کا پانی فصلوں کے لیے موزوں نہیں کیونکہ یہ زمین میں کلر پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے لیکن نہری پانی کی کمی کی وجہ سے کاشتکار یہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔

4- کاریز

سطح زمین کے نیچے چھوٹی نہریں یا نالیاں بنائی جاتی ہیں جن کو کاریز کہا جاتا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں زمین دوز نالیوں کے

ذریعے آبپاشی کی جاتی ہے۔ پہاڑوں کے دامنی علاقوں میں کنوئیں کھود کر پانی اکٹھا کرلیا جاتا ہے اور زمین دوز نالیوں کے ذریعے قابلِ کاشت رقبے میں پانی لایا جاتا ہے تاکہ عملِ تبخیر کی وجہ سے پانی راستے میں ضائع نہ ہو سکے۔ اس طرح کی زیرِزمین نالیاں پہاڑوں کے دامنی علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ چند کلومیٹر سے کئی کلومیٹر تک لمبی ہوسکتی ہیں۔ کاریز زیادہ تر ان علاقوں میں بنائی جاتی ہیں جہاں عمل تبخیر زیادہ ہو اور پانی کی مقدار کم ہو۔ لہٰذا لوگوں کے گروپ مل کر کاریز بناتے ہیں تاکہ پانی کو آبی بخارات بننے سے بچا کر اسے استعمال میں لایا جاسکے۔ اس طرح کی زیرِزمین نہروں کی صفائی کے لیے تھوڑے وقفے پر سطح زمین سے نیچے سے بہنے والے پانی تک بلاک رکھ دیے جاتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت انھیں ہٹا کر کاریز کو صاف کرلیا جائے۔

5- کنوئیں

زمین کے زیریں حصوں سے تازہ پانی حاصل کرنے کا قدیم ترین طریقہ کنویں ہیں۔ پاکستان میں جہاں نہری پانی نہیں پہنچا وہاں کنوئیں کھود کر رہٹ لگائے جاتے ہیں، جن سے کھیتوں کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ کنویں کم گہرے ہوتے ہیں۔ برسات کے موسم میں زیرِزمین پانی کی سطح بلند ہونے سے یہ بھرے رہتے ہیں جبکہ خشک سالی کے موسم میں زیرِزمین پانی کی سطح نیچے گرنے سے یہ اکثر خشک ہوجاتے ہیں۔

6- چشمے

پانی کا ایسا ذریعہ جو زمین کے اندر سے قدرتی طور پر سطح زمین کے اوپر پھوٹے، اسے چشمہ کہتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں میں اس طرح کے بے شمار چشمے موجود ہیں جو کہ وہاں پانی کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ ان سے تھوڑی آبادی اور محدود کھیتی باڑی کے لیے پانی مہیا ہوجاتا ہے۔ ریگستانی علاقوں میں بھی بعض دفعہ قدرت کی طرف سے چشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔

آبپاشی کا نظام

پاکستان میں نہروں کا ایک وسیع اور مربوط نظام موجود ہے۔ یہ نہری نظام چھوٹے بڑے ڈیموں، بیراجوں، آبپاشی انہار اور رابطہ نہروں پر مشتمل ہے۔ ہمارے ملک کی نہریں تین اقسام کی ہیں:

دوامی نہریں:

یہ نہریں سارا سال آبپاشی کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں۔ اپر چناب، لوئر چناب، اپر جہلم، لوئر جہلم اور لوئر باری دوآب اہم دوامی نہریں ہیں۔

غیر دوامی نہریں:

دوسری نہریں غیر دوامی ہیں، یہ صرف برسات کے موسم یا موسم گرما میں بہتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں جب برف پگھلتی ہے تو دریاؤں میں پانی کی مقدار کے اضافے سے اِن نہروں میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے۔موسم سرما میں یہ نہریں بند رہتی ہیں۔ دریائے ستلج پر واقع اسلام بیراج سے نکلنے والی بہاول اور قائم پور نہروں کے علاوہ گدو بیراج کی سب نہریں غیر دوامی ہیں۔

سیلابی نہریں:

سیلابی نہروں میں صرف شدید سیلاب کے دنوں میں پانی چھوڑا جاتا ہے تاکہ سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکا جاسکے۔موسم گرما اور برسات میں جب دریاؤں میں پانی کی سطح بلند ہو جائے یا دریاؤں میں شدید طغیانی کے وقت پانی خطرے کے نشان تک پہنچ جائے تو بیراج کو نقصان سے بچانے کے لیے ان نہروں میں پانی چھوڑ دیا جاتا ہے۔دریائے سندھ اور چناب سے نکلنے والی بہت سی نہروں کا تعلق اسی قسم سے ہے۔

پاکستان کی اہم نہریں

پاکستان کی اہم نہریں درج ذیل ہیں۔

1-دریائے راوی کی نہریں

دریائے چناب اور جہلم کو رابطہ انہار کے ذریعے دریائے راوی سے منسلک کیا گیا ہے اور پھر یہاں سے انہار نکالی گئی ہیں۔ بلوکی سلیمانکی لنک کینال 1، 2 اور لوئر باری دوآب کے علاوہ سدھنائی بیراج سے نکالی جانے والی سدھنائی نہر دریائے راوی کی اہم نہریں ہیں جو باری دوآب اور نیلی بار کے علاقے کو سیراب کرتی ہیں۔

2-دریائے چناب کی نہریں

دریائے چناب کی اہم انہار میں اپر چناب اور لوئر چناب ہیں جو رچنا دوآب کو سیراب کرتی ہیں۔مزید برآں حویلی نظام بھی اسی دوآب میں واقع ہے، جس کا ہیڈ ورکس تریموں بیراج ہے جہاں سے میلسی کینال کے علاوہ رنگ پور اور حویلی کینال نکالی گئی ہیں۔

3-دریائے ستلج کی نہریں

بلوکی سلیمانکی رابطہ انہار کے ذریعے دریائے ستلج کو رواں دواں رکھا گیا ہے۔سلیمانکی اور اسلام بیراج سے نہریں نکال کر نیلی بار

اور بہاول پور کا زرعی علاقہ سیراب کیا جا رہا ہے۔

4- پنجند بیراج سے نکالی گئی نہریں

صوبہ پنجاب میں سے بہنے والے پانچوں دریا پنجند کے مقام پر ایک ہو جاتے ہیں، جہاں پنجند بیراج بنا کر دو انہار پنجند اور عباسیہ نکالی گئی ہیں جو بہاول پور اور رحیم یار خاں کے اضلاع کو سیراب کرتی ہیں۔

5- دریائے جہلم کی نہریں

اپر جہلم اور لوئر جہلم کی نہریں چج دوآب کی اہم نہریں ہیں۔ اِن نہروں کی وجہ سے بہت سارا رقبہ زیر کاشت آ گیا ہے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اپر جہلم، اپر چناب اور لوئر باری دوآب ٹرپل کینال پروجیکٹ کا حصہ ہیں۔ رسول قادر آباد، قادر آباد بلوکی اور بلوکی سلیمانکی لنک کینال مشرقی اور مغربی دریاؤں کو آپس میں ملاتی ہیں۔ یہ دریائے جہلم کا پانی دریائے چناب میں، دریائے چناب کا دریائے راوی میں اور راوی کا ستلج میں ڈالتی ہیں تاکہ معاہدہ سندھ طاس کے تحت مشرقی دریاؤں میں آنے والی پانی کی کمی کو مغربی دریاؤں سے رابطہ نہروں کے ذریعے پورا کیا جا سکے۔

6- دریائے سندھ کی نہریں

- کالا باغ کے مقام پر جناح بیراج سے تھل کینال نکال کر تھل کے صحرائی علاقے کو سیراب کیا جا رہا ہے۔
- چشمہ بیراج سے ایک رابطہ نہر چشمہ جہلم نکالی گئی ہے جو دریائے سندھ کا پانی دریائے جہلم میں ڈالتی ہے جبکہ دائیں طرف سے ایک آبپاشی نہر نکالی گئی ہے تاکہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقوں کو سیراب کیا جا سکے۔
- تونسہ بیراج سے نکالی گئی نہریں مظفر گڑھ، راجن پور اور ڈیرہ غازی خاں کے علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔
- گڈو بیراج سے چار نہریں نکالی گئیں ہیں جو صوبہ سندھ کے علاوہ صوبہ بلوچستان کے کچھ رقبے کو بھی سیراب کرتی ہیں۔
- سکھر بیراج سے سات بڑی نہریں نکال کر صوبہ سندھ کے رقبے کو سیراب کیا جا رہا ہے۔
- کوٹری بیراج بھی پاکستان کا بہت اہم بیراج ہے جس سے چار آبپاشی نہریں نکالی گئی ہیں۔

نئے منصوبے

حکومت نے آبپاشی کے ذخائر میں اضافے کے لیے کئی نئے منصوبے شروع کیے ہیں، جن میں گومل زیم ڈیم، گریٹر تھل کینال، رینی کینال، میرانی ڈیم، سبک زئی ڈیم اور ست پارہ ڈیم کے علاوہ منگلا ڈیم کی توسیع بھی شامل ہے۔

سندھ طاس کا معاہدہ

(Indus Water Treaty)

1947ء میں برصغیرِ پاک و ہند کی تقسیم کے وقت دریائے ستلج پر موجود فیروز پور ہیڈ ورکس اوردریائے راوی پر مادھوپور بھارت کے پاس چلے گئے جبکہ ان سے نکلنے والی نہریں پاکستان کے ایک وسیع رقبے کوسیراب کرتی تھیں۔ بھارت نے ان نہروں کا پانی بند کردیا تو دونوں ممالک کے درمیان پانی کا تنازعہ کھڑا ہوگیا۔اس تنازعہ کوحل کرنے کے لیے1960ء میں عالمی بینک کے تعاون سے پاکستان اور بھارت کے مابین سندھ طاس کا معاہدہ طے پایا۔اِس معاہدے کے مطابق تین مغربی دریا (سندھ،جہلم اور چناب) پاکستان کے حصے میں آئے جب کہ تین مشرقی دریا (راوی،ستلج اور بیاس) بھارت کے حصے میں چلے گئے۔

سندھ طاس کا منصوبہ

تین مشرقی دریا بھارت کی تحویل میں جانے سے ان دریاؤں میں پانی کی دستیابی ختم ہوگئی تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے آبپاشی کا ایک وسیع منصوبہ تشکیل دیا گیا جوسندھ طاس کا منصوبہ کہلاتا ہے۔اِس منصوبے کے تحت دو بڑے ڈیم، چھے بیراج اور سات رابطہ نہریں بنائی گئیں۔ان رابطہ نہروں کے ذریعے مغربی دریاؤں کا پانی مشرقی دریاؤں میں ڈالا گیا تاکہ مشرقی دریاؤں کے زیرِکاشت رقبے کوسیراب کیا جاسکے۔تربیلا ڈیم دریائے سندھ پراور منگلا ڈیم دریائے جہلم پر بنایا گیا جوسندھ طاس منصوبے کا حصہ ہیں۔

رابطہ نہریں

سندھ طاس منصوبے کے تحت سات رابطہ نہریں بھی بنائی گئی ہیں اِن رابطہ نہروں کی کل لمبائی قریباً590 کلومیٹر ہے جودرج ذیل ہیں۔

1. رسول،قادرآباد
2. قادرآباد،بلوکی
3. بلوکی،سلیمانکی
4. تریموں،سدھنائی
5. سدھنائی،میلسی،بہاول
6. تونسہ،پنجند
7. چشمہ،جہلم

پاکستان کی اہم فصلوں کی پیداوار اور تقسیم

(Production and distribution of major crops of Pakistan)

پاکستان میں کاشت کی جانے والی فصلوں کوموسم کی مناسبت سے دو بڑے گروپوں (فصل ربیع اورفصل خریف) میں تقسیم

چین
بھارت
افغانستان
ایران
بحیرۂ عرب

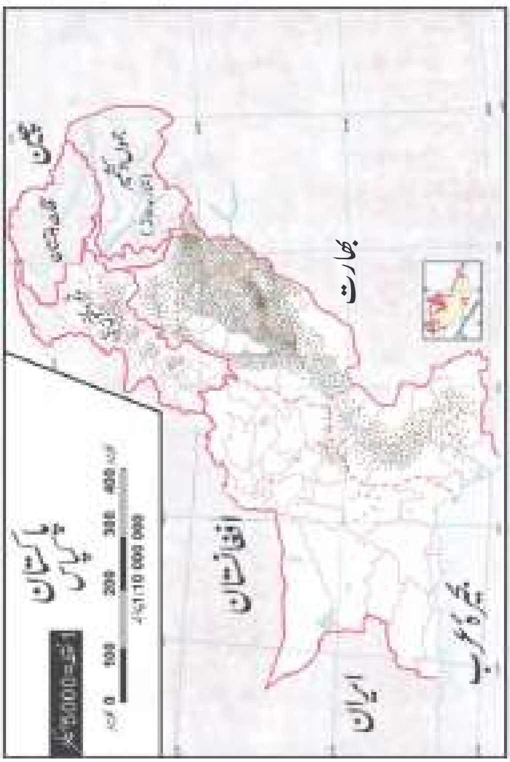
چین
بھارت
افغانستان
ایران
بحیرۂ عرب

چین
بھارت
افغانستان
ایران
بحیرۂ عرب

چین
بھارت
افغانستان
ایران
بحیرۂ عرب

کیا جاتا ہے۔

1- فصل ربیع (Rabi Crops)

فصل ربیع کا موسم ستمبر سے اپریل تک رہتا ہے، جس میں زیادہ تر گندم، جو، چنے اور تیل دار اجناس کی کاشت کی جاتی ہے۔

2- فصل خریف (Kharif Crops)

خریف کا موسم اپریل سے اکتوبر تک رہتا ہے، جس کی اہم فصلیں چاول، مکئی، کپاس، گنا، جوار اور باجرہ وغیرہ ہیں۔

پاکستان کی اہم فصلوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- گندم (Wheat)

گندم پاکستان کی اہم غذائی فصل ہے جو ملک کی بیشتر آبادی کی من پسند خوراک ہے۔ ماہرین زراعت کے مطابق گندم کی بہتر پیداوار کے لیے چکنی میرا زمین بڑی مفید ہے۔ زمین کی سطح ہموار ہونی چاہیے تاکہ سارے کھیت کو زرعی مداخلات یکساں فراہم ہو سکیں۔

دو تہائی سے زیادہ یہ فصل نہری آبپاشی کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ ہر سال قریباً 8 ملین ہیکٹر رقبہ پر گندم کی کاشت ہوتی ہے۔ نہری آبپاشی کی زمینوں کے علاوہ صحرائی، نیم صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں بھی گندم کاشت کی جاتی ہے۔

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 25 ملین ٹن سے زائد گندم کی پیداوار حاصل ہوئی۔ صوبہ پنجاب میں ملتان، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خاں، صوبہ سندھ میں سکھر، حیدر آباد، نواب شاہ اور خیر پور، صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خاں، پشاور، بنوں، چارسدہ اور مردان جبکہ صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد، خضدار لورالائی اور قلات پاکستان میں گندم کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

2- چاول (Rice)

پاکستان کی ایک اہم فصل چاول ہے۔ اس کی کاشت کے لیے گرم مرطوب آب و ہوا، بارش اور زرخیز و نرم مٹی والے ہموار میدان موزوں ہیں۔ یہ پاکستان کی دوسری اہم غذائی فصل ہے جو غذائی ضروریات کے علاوہ زرمبادلہ کمانے کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔

14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی پیداوار قریباً 6.7 ملین ٹن ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ چاول صوبہ پنجاب کے اضلاع گوجرانوالہ، حافظ آباد، شیخوپورہ، سیالکوٹ، نارووال، قصور، لاہور اور اوکاڑہ وغیرہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔ صوبہ سندھ کے نہری علاقے چاول کی کاشت کے لیے مشہور ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پشاور اور کرم ایجنسی کے علاوہ صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد کے علاقے میں چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔

3- مکئی (Maize)

مکئی خریف کی ایک اہم فصل ہے جسے غذائی مقاصد اور جانوروں کے لیے چارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر کوہستان کے دامنی علاقوں، پشاور و مردان کے میدانوں اور پنجاب میں پاکپتن، ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاولپور، ڈیرہ غازی خاں اور اوکاڑہ کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ اس سے کارن آئیل، کسٹرڈ پاؤڈر، پوپ کارن اور جیلی وغیرہ بھی بنائی جاتی ہے۔

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی کل سالانہ پیداوار 4.5 ملین ٹن سے زائد ہے۔

4- کپاس (Cotton)

کپاس پاکستان کی خریف کی نقد آور فصل ہے جس کی کاشت وادیٔ سندھ میں 3000 سال قبل مسیح سے کی جا رہی ہے۔ پانی کے اچھے نکاس والی زمین اس کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہوتی ہے۔ اس کی چنائی عموماً اکتوبر سے دسمبر تک رہتی ہے۔ کپاس کے زیر کاشت کل رقبے کا تین چوتھائی حصہ پنجاب میں ہے اور باقی حصہ دوسرے صوبوں میں ہے۔ کپاس کی فصل سے کپڑے اور بناسپتی گھی کی صنعتوں کے لیے خام مال دستیاب ہوتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں کپاس کی کاشت زیادہ تر جنوبی اور وسطی پنجاب میں ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خاں، مظفر گڑھ، جھنگ، بہاولپور، ملتان، ساہیوال اور لودھراں، صوبہ سندھ میں ٹھٹھہ، بدین، سکھر، حیدر آباد، سانگھڑ، نواب شاہ، خیر پور اور تھر پارکر، صوبہ خیبر پختونخوا میں ڈیرہ اسماعیل خاں اور بنوں جبکہ صوبہ بلوچستان میں نصیر آباد، جعفر آباد اور قلات کپاس کی پیداوار کے اہم علاقے ہیں۔

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں کپاس کی کل سالانہ پیداوار 12.8 ملین گانٹھیں ہیں۔

5- گنا (Sugarcane)

گنا بھی خریف کی ایک نقد آور فصل ہے جو چینی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ گنے کی کاشت کے لیے عمدہ

زمین اور کافی پانی درکار ہوتا ہے۔ اس کی کاشت فروری کے مہینے سے شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی کاشت زیادہ تر ملک کے نہری آبپاشی کے علاقوں میں کی جاتی ہے۔

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں گنے کی کل سالانہ پیداوار 66.5 ملین ٹن ہے۔ پنجاب کے میدانی نہری علاقوں کے علاوہ صوبہ پختونخوا میں پشاور اور مردان کے اضلاع اس فصل کی کاشت کے لیے مشہور ہیں۔

6- تمباکو (Tobacco)

تمباکو سگریٹ سازی کی صنعت کے لیے خام مال کا ذریعہ ہے۔ اس کی کاشت کے لیے زیادہ زرخیز مٹی درکار ہے۔ یہ عام طور پر آبپاشی کی مدد سے کاشت کیا جاتا ہے۔ اس فصل کو کھاد زیادہ مقدار میں درکار ہوتی ہے۔ پاکستان میں یوں تو تھوڑا بہت تمباکو ہر ضلع میں بویا جاتا ہے لیکن خاص طور پر اس کی کاشت سوات، مردان، صوابی، اٹک، ساہیوال، گجرات، وہاڑی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سکھر، قلات اور مستونگ کے علاقوں میں کی جاتی ہے۔

14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں تمباکو کی کل سالانہ پیداوار 0.108 ملین ٹن ہے۔

پھل، سبزیاں اور دالیں (Fruits, Vegetables and Pulses)

پاکستان میں ملتان، خیر پور اور قلات ڈویژنوں میں دنیا کے مشہور ترین کھجوروں کے باغ ہیں۔ پاکستان کی نیم خشک آب و ہوا میں پیدا ہونے والے پھلوں میں کینو، مالٹے اور لیموں شامل ہیں۔ ملتان آموں کی پیداوار کے لیے مشہور ہے۔ اعلیٰ قسم کے سیب، آڑو، آلو بالو (چیری) اور انار کوئٹہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ سیب، بادام، آلو بخارہ، خوبانی اور ناشپاتی پشاور، مردان، ہزارہ اور کوئٹہ کے اضلاع میں پیدا ہوتے ہیں، جہاں بارش زیادہ تر موسم سرما میں ہوتی ہے۔

پاکستان میں اعلیٰ قسم کی سبزیاں مثلاً آلو، گوبھی، ٹماٹر، پیاز، سبز مرچ، مولی، گاجر، کھیرے، بھنڈی توری، کدو، شلجم، بینگن اور مٹر وغیرہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں مختلف اقسام کی دالیں اور تیل کے بیج بھی پیدا ہوتے ہیں۔

مویشی پالنا

(Livestock)

پاکستان میں زراعت میں مویشی پالنے کا شعبہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔جن علاقوں میں چراگاہیں ہیں وہاں زیادہ تر لوگوں کا پیشہ گلہ بانی ہے۔یہ ملکی معیشت میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔یہ وہ شعبہ ہے جو کاشتکار، غیر کاشتکار اور بے زمین ہر ایک کا مشکل وقت میں سہارا بنتا ہے۔

بیل زمین میں ہل چلانے اور فصلوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔گائے، بھینس، بھیڑ، بکری وغیرہ پالتو مویشی ہیں جو دودھ، مکھن، گھی، گوشت کے لیے پالے جاتے ہیں جبکہ ان کی کھالیں چمڑے کی مصنوعات بنانے میں استعمال ہوتی ہیں۔حکومت نے مویشی پالنے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں اور سہولتیں بھی دی ہیں اس سلسلے میں لاہور میں قائم یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز (University of veterinary and Animal Sciences) میں جدید تعلیم کے ذریعے جانوروں کی صحت اور ریسرچ کا کام ہوتا ہے تاکہ صحت مند اور اچھی نسل کے جانور پیدا کیے جاسکیں۔حکومت کے دیگر اقدامات میں افزائش نسل والے جانوروں کی درآمد، متعلقہ افراد کی تربیت, لائیوسٹاک اور ڈیری کی درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کا خاتمہ وغیرہ شامل ہیں۔

2013-14ء کے اعدادوشمار کے مطابق پاکستان میں مختلف اقسام کے مویشیوں کی اندازاً تعداد (ملین) ذیل میں دی گئی ہے۔

بھینس	بکری	بھیڑ	گائے	اونٹ	گدھے	گھوڑے
34.6 ملین	66.6 ملین	29.1 ملین	38 ملین	1 ملین	4.9 ملین	0.4 ملین

ماہی گیری

(Fishing)

ماہی گیری کا شمار پاکستان کے قدیم ترین پیشوں میں ہوتا ہے جبکہ ماہی پروری، مچھلیوں کی افزائش نسل کا مصنوعی طریقہ ہے۔ پاکستان کی قومی آمدنی میں اضافے اور خوراک کی کمی کو پورا کرنے میں ماہی گیری کا ایک اہم کردار ہے۔ یہ مٹن، بیف اور پولٹری پر ہونے والے دباؤ کو کم کرتی ہے۔

پاکستان میں 4 لاکھ سے زائد ماہی گیر اور ان کے خاندان اس پیشے سے وابستہ ہیں۔مچھلی کو انسانی غذا میں بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ پروٹین مہیا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ پاکستان کے ساحلی علاقے جھینگا اور دوسری اقسام کی مچھلی کے لیے مشہور

ہیں۔ ہمارے ملک کے دریا، جھیلیں اور فش فارم بھی مچھلی مہیا کرتے ہیں۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مچھلی کی سالانہ پیداوار 514500 میٹرک ٹن ہے۔

زراعت میں جدیدیت

(Patterns of Modernisation in Agriculture)

1- مشینوں اور کھادوں کا استعمال

پاکستان میں زرعی شعبہ میں مشینوں کے استعمال سے پیداوار میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ زمین کی تیاری اور کاشت کے لیے ٹریکٹر اور ڈرل کا استعمال، کٹائی کے لیے کمبائن ہارویسٹر کا استعمال اور زمین کو ہموار کرنے کے لیے لیزر لینڈ لیولنگ ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے۔ بہترین کھادوں کے استعمال سے بھی فی ایکڑ پیداوار میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

2- اچھے بیجوں کا استعمال

پاکستان میں زراعت کی ترقی کے لیے اچھے بیجوں کا استعمال کیا جا رہا ہے جو مختلف فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اندرون ملک تیار ہونے کے علاوہ یہ بیج دوسرے ممالک سے درآمد بھی کیے جاتے ہیں۔

3- کیڑے مار ادویات

ہمارے ملک کی آب و ہوا فصلی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کے لیے سازگار ہے۔ اس سلسلے میں اندرون ملک کیڑے مار ادویات تیار کرنے کے علاوہ کئی مفید ادویات درآمد کی جاتی ہیں اور ان کا استعمال ہوتا ہے تاکہ فصلی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کو ختم کیا جاسکے اور پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

4- آبپاشی کے نظام میں بہتری

نہری نظام میں بہتری، ڈیموں کی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ اور بیراجوں کی تعمیر سے پاکستان میں آبپاشی کے نظام میں بہتری ہوئی ہے۔ روایتی کھالوں کی بجائے اصلاح کردہ کھالوں سے آبپاشی کی جارہی ہے۔ آبپاشی کے لیے ڈرپ اور سپرنکلر جیسے کفایتی اور جدید طریقوں کا استعمال ہو رہا ہے۔

5- سیم و تھور

سیم و تھور جیسے مسئلے پر قابو پانے کے لیے مختلف منصوبے بنائے گئے ہیں، جس سے سیم زدہ وسیع رقبہ دوبارہ کاشت کے قابل بنایا گیا ہے۔ مزید علاقوں کو سیم زدہ ہونے سے بچانے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔

6- نئی سڑکیں

کاشت کاروں کو اپنی اجناس منڈیوں تک لانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس سلسلے میں بعض دور دراز علاقوں میں نئی سڑکیں بنائی گئی ہیں۔

ہماری زراعت کو درپیش اہم مسائل

(Main Problems Associated with our Agriculture)

ہماری زراعت کو درپیش اہم مسائل میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- زرعی مداخلات کی کمی (Lack of Agriculatural Inputs)

زرعی شعبہ کے ہمارا کسان پسماندگی کا شکار ہے۔اس کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ وہ انسان جو دوسروں کے لیے خوراک فراہم کرتا ہے،اسے دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے۔اچھے بیج، کیمیائی کھادیں، کیڑے مار ادویات، ٹریکٹر، تھریشر، ہارویسٹر اور آبپاشی کے جدید ذرائع جیسے مداخلات کی فراہمی اور ان کا استعمال ایک اوسط درجہ کے کسان کے لیے بہت مشکل ہے۔

2- قابلِ کاشت رقبہ کا غیر موثر استعمال (Inefficient use of Cultivable Area)

پاکستان میں لاکھوں ایکڑ اراضی کو استعمال میں لانے کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں۔سرمائے کی کمی اور آبپاشی کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے قابل کاشت رقبہ کا بہت کم حصہ استعمال ہوتا ہے۔ ہر سال زمین کی زرخیزی بحال رکھنے کے لیے زمین کا ایک بڑا حصہ خالی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

3- قدرتی آفات (Natural Disasters)

ملک میں سیلاب، زلزلے، آندھیاں اور خشک سالی وغیرہ جیسی قدرتی آفات کسان کے لیے پریشان کن ہیں۔ان سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔

4- ناکافی ذرائع آبپاشی (Inadequate Irrigation Facilities)

پاکستان کے نہری نظام کے باوجود ہمارے آبپاشی کے ذرائع ناکافی ہیں۔کھالوں اور کھیتوں میں بہت سا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ دریاؤں کا بہت سا پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے اور اسے ذخیرہ کرنے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ضرورت سے زیادہ بجلی کی لوڈشیڈنگ سے ٹیوب ویل سے پانی حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے،جس سے فصلیں متاثر ہوتی ہیں۔

5- جدید طریقۂ کار پر توجہ نہ دینا (Lack of Modernized Cultivation)

ہمارے ملک میں فصلوں کے نئے بیج، کیمیائی کھادوں اور زرعی مشینری کے استعمال کا رجحان کم ہے۔زرعی زمینوں پر زیادہ سے زیادہ فصلیں کاشت کرنے کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔

6- زرعی قرضوں کی عدم دستیابی (Lack of Agricultural Credit)

زرعی قرضہ دینے والے اداروں کی کمی کے باعث کسان یہ قرضے عام طور پر آڑھتیوں اور ساہوکاروں سے لیتے ہیں، جن کی شرح سود بہت زیادہ ہوتی ہے۔وہ کسانوں کا استحصال کرتے ہیں جس سے کسان پریشان رہتے ہیں۔

7- سیم وتھور (Water Logging and Salinity)

ہماری زرعی زمین کا بہت بڑا حصہ سیم وتھور کی وجہ سے قابلِ کاشت نہیں رہا۔اس کے علاوہ ہر سال بہت سی زمین کٹاؤ کا شکار ہورہی ہے، جس سے زرخیز رقبہ کم ہوجاتا ہے۔

8- اچھے ذرائع نقل وحمل کی کمی (Lack of Efficient Means of Transportation)

ہمارے ملک میں دیہاتوں سے منڈیوں تک زرعی اجناس غیر ترقی یافتہ ذرائع آمدورفت کی وجہ سے پہنچانا بہت مشکل ہے۔کسانوں کے لیے منڈیوں تک رسائی نہ ہونے کی وجہ سے آڑھتی ان کو مناسب معاوضہ نہیں دیتے جس سے ان کی مالی حالت بھی کمزور رہتی ہے۔

9- فصلوں کی بیماریاں (Plant Diseases)

فصلوں کی بیماریوں سے پودے کمزور یا تباہ ہوجاتے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس وجہ سے پاکستان میں 25 فیصد پیداوار کم ہوجاتی ہے۔

10- کسانوں کی پسماندگی (Backwardness of Farmers)

ناخواندگی کسانوں کی پسماندگی کی ایک بڑی وجہ ہے۔اس بنا پر وہ نہ تو زراعت کے جدید طور طریقے سیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی بہتر پیداوار کے لیے منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔

11- زرعی پیداوار کی قیمتیں (Prices of Agricultural Goods)

پاکستان میں صنعتی اشیا کی نسبت زرعی پیداوار کی قیمتیں بہت کم ہیں۔کسان کاشتکاری کی بجائے دیگر ملازمتوں اور کاروبار کو ترجیح دیتے ہیں جس سے زراعت متاثر ہورہی ہے۔

زرعی مسائل کا حل

(Solution of Agricultural Problems)

پاکستان میں زرعی مسائل کو حل کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

1- کسانوں کو زرعی کاشت کے جدید طریقوں کے لیے بِلا سود قرضے دیے جائیں اور زرعی ترقی کے لیے ان قرضوں کے استعمال کی نگرانی کی جائے تاکہ قرضوں کی رقوم فضول خرچی میں ضائع نہ کی جائیں۔

2- فصلوں کو پانی کی فراہمی کے لیے بارشوں کا پانی ڈیم بنا کر ذخیرہ کیا جائے، جس سے سیلاب پر قابو پانے کے علاوہ بجلی کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملے گی۔

3- جہاں نہری پانی میسر نہ ہو وہاں ٹیوب ویل اور کنوئیں کھودنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ٹیوب ویلوں کے لیے مفت یا بہت کم نرخوں پر بجلی مہیا کی جائے۔

4- پاکستان کی زرعی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ سیم وتھور ہے، جس کی وجہ سے زرعی زمین قابلِ کاشت نہیں رہتی۔ اس بیماری پر قابو پانے کے لیے طویل المدت منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ قابلِ کاشت رقبہ کو خراب ہونے سے بچایا جا سکے۔ سیم وتھور کی وجہ سے خراب ہونے والی زمینوں کو دوبارہ کاشت کے قابل بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور زمینوں کو کٹاؤ سے بچانے کے لیے زیادہ سے زیادہ شجر کاری کی جائے۔

5- قابلِ کاشت رقبہ کو مکمل طور پر استعمال کیا جائے۔ بنجر اور ویران زمینوں کو کاشت کے قابل بنایا جائے۔

6- گندم، چاول اور دیگر زرعی اجناس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لیے بیج، کیمیائی کھادیں اور سائنسی کاشت کے جدید طریقوں کو فروغ دیا جائے۔ زرعی تحقیقاتی مراکز قائم کئے جائیں۔

7- انتشارِ اراضی کے نقصانات سے کسان کو بچانے کے لیے اشتمالِ اراضی کے لیے آسان اور بہتر قانون سازی کی جائے۔

8- سیلابوں اور دیگر ناگہانی آفات سے بچاؤ کی تدابیر کی جائیں۔ دریاؤں کے پیندے کو گہرا کرنے کے علاوہ کناروں پر پشتے تعمیر کیے جائیں۔

9- زرعی اجناس کی بہتر قیمتوں کے ذریعے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ زراعت پر مبنی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے کسانوں کو مفت مشورے اور بنیادی ضروریات فراہم کی جائیں۔ ان صنعتوں کو متعلقہ علاقوں کے قریب قائم کیا جائے۔

10۔ منڈیوں تک زرعی اجناس پہنچانے کے لیے ذرائع نقل وحمل کو ترقی دی جائے۔کسانوں کے مفادات کو منڈیوں میں تحفظ فراہم کیا جائے۔منڈیوں کے نظام کو جدید بنایا جائے تاکہ کسانوں کی حوصلہ افزائی ہو اور زراعت ترقی کرے۔

پاکستان کی صنعتیں

(Industries of Pakistan)

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی میں صنعت کا کردار بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔یہ صنعتی اشیا اور صنعتی خام مال پیدا کر کے ہماری زیادہ سے زیادہ ضرورتیں پوری کرتی ہے۔ذیل میں پاکستان کی گھریلو، چھوٹی اور بھاری صنعت کو بیان کیا گیا ہے:

1- گھریلو صنعتیں (Cottage Industries)

وہ صنعت یا پیداواری عمل جو گھروں پر یا چھوٹے پیمانے پر سرانجام دیا جاتا ہے، گھریلو صنعت کے زمرے میں آتا ہے۔

گھریلو صنعتوں میں زیادہ تر وہ صنعتیں شامل ہیں جن میں ہمارے ملک کے کاریگر پرانی وضع کے سیدھے سادے اوزاروں اور روایتی طور طریقے استعمال کرتے ہیں۔ان صنعتوں میں مقامی خام مال استعمال ہوتا ہے۔ملک کی صنعتی ترقی میں گھریلو صنعتیں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ملکی مصنوعات کی برآمد میں ان اشیا کا 30 فیصد حصہ ہے۔گھریلو صنعتوں میں ہماری مشہور درج ذیل صنعتیں شامل ہیں:

- چرخے سے کاتنے کا کام
- دستی اوزاروں سے سوتی، اونی اور پٹ سن کی اشیا بُننا
- چمڑے کا سامان بنانا
- دھاتی اشیا اور چاقو چھریاں بنانا
- مٹی کے برتن بنانا
- کھیلوں کا سامان بنانا
- لکڑی اور لوہے کا کام کرنا
- سونے اور چاندی کا کام کرنا
- ہاتھ سے بنے ہوئے قالینوں اور چٹائیوں کا کام
- پتھر کا کام کرنا
- پتوں اور بید سے بنی ہوئی روزمرّہ استعمال کی مختلف اشیا کا کام
- مٹی کے کھلونے بنانے کا کام
- کپڑے پر کشیدہ کاری کا کام وغیرہ

دستی صنعت کاری قدیم زمانے سے پاکستان کے ہر صوبے اور گاؤں میں اپنی اپنی تہذیب وتمدن کے مطابق کی جارہی ہے

اور آج بھی فروغ پا رہی ہے۔

2- چھوٹی صنعتیں (Small Industries)

پاکستان کے صنعتی شعبے میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد چھوٹے پیمانے کی صنعت سے منسلک ہیں۔ چھوٹی صنعت سے مراد وہ صنعت ہوتی ہے جس سے مقامی طور پر مزدوروں کو ملازم رکھ کر مختلف اشیا بنائی جاتی ہے۔ ہماری چھوٹی صنعت میں چند اہم صنعتیں درج ذیل ہیں:

- ڈیری فارم کی صنعت
- مرغی خانہ
- شہد بنانے کی صنعت
- قالین سازی
- برتن بنانے کی صنعت
- کھیلوں کا سامان بنانے کی صنعت
- پنکھے، بجلی کی موٹریں بنانے کی صنعت
- لوہے کی روزمرہ استعمال کی اشیا بنانے کی صنعت وغیرہ۔

آج کے جدید دور میں چھوٹی صنعت کو منڈیوں کی سہولتیں مشکل سے ملتی ہیں۔ ان کا مقابلہ بڑی صنعتوں سے ہوتا ہے جو زیادہ اچھا مال بیچتی ہیں۔ اس مقابلے میں چھوٹی صنعت کو نقصان ہوتا ہے۔

3- بڑے پیمانے کی صنعتیں (Large Scale Industries)

پاکستان میں بڑے پیمانے کی درج ذیل صنعتیں اہم ہیں:

- چینی بنانے کی صنعت
- لوہے اور فولاد کی صنعت
- پٹرولیم اور پٹرولیم کی اشیا پیدا کرنے کی صنعت
- آٹوموبائل (جیپ، کاریں) انڈسٹری
- دفاعی سامان بنانے کی صنعت
- بھاری مشینری بنانے کی صنعت
- سیمنٹ کی صنعت
- کیمیائی کھادیں پیدا کرنے کی صنعت
- بسیں، ٹریکٹر بنانے کی صنعت
- موٹر سائیکل بنانے کی صنعت
- مشینری، ٹی وی سیٹ کی صنعت
- ریفریجریٹر، ائیر کنڈیشنر بنانے کی صنعت
- تمباکو اور سگریٹ بنانے کی صنعت
- ٹیکسٹائل اور ٹیکسٹائل سے متعلقہ دیگر صنعتیں
- چمڑہ اور چمڑے سے بننے والی مختلف اشیا کی صنعت
- کاغذ اور کاغذ سے بننے والی مختلف اشیا کی صنعت
- کاسمیٹکس اشیا کی صنعت
- ٹائر اور ٹیوبز بنانے کی صنعت

توانائی کے مختلف وسائل

(Different Sources of Energy)

اہمیت

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لیے توانائی اہم کردار ادا کرتی ہے۔بجلی توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے جو صنعتی اور گھریلو ضروریات کو پورا کرتی ہے۔قدرتی گیس تھرمل بجلی پیدا کرنے ،گھروں، صنعتوں، گاڑیاں چلانے اور دوسری ضروریات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔پاکستان میں توانائی کے حصول کے لیے معدنی تیل بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔پاکستان اپنی توانائی کی زیادہ ضروریات معدنی تیل سے پورا کرتا ہے۔کوئلہ بھی صنعتوں میں استعمال ہورہا ہے۔پٹرولیم اور گیس کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے کوئلے کی اہمیت میں اضافہ ہوگیا ہے۔توانائی کے دوسرے ذریعے تلاش کئے جا رہے ہیں، کوئلہ جن میں سے ایک ہے۔ بجلی، گیس، معدنی تیل اور کوئلہ پاکستان کے اہم توانائی کے وسائل ہیں، جن کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

1- بجلی (Electricity)

پاکستان میں بجلی درج ذیل ذرائع سے حاصل کی جارہی ہے۔

(i)- پن بجلی (Hydro-Electric Power)

ہمارے ملک میں پن بجلی پیدا کرنے کے موزوں علاقے شمال اور شمال مغرب میں موجود پہاڑی سلسلوں میں پائے جاتے ہیں، جہاں بجلی پیدا کرنے کے لیے قدرتی ماحول میسر ہے جبکہ میدانی علاقوں میں دریاؤں اور نہروں میں تیز بہاؤ پیدا کر کے پن بجلی پیدا کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ملک میں پن بجلی کے بڑے منصوبے درج ذیل ہیں:

1- تربیلا ڈیم دریائے سندھ پر پن بجلی کی پیداوار کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔غازی بروتھا پروجیکٹ پاکستان کا دوسرا بڑا پروجیکٹ ہے۔

2- دریائے جہلم پر واقع منگلا ڈیم پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار کا تیسرا بڑا ذریعہ ہے۔ وارسک ڈیم دریائے کابل پر تعمیر کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ چشمہ پن بجلی گھر، مالاکنڈ، درگئی پن بجلی کے منصوبے اور رسول پن بجلی گھر سے بھی پن بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

(ii)- تھرمل بجلی (Thermal-Electric Power)

پاکستان میں تھرمل بجلی گھر گیس، تیل اور کوئلے کی مدد سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ کراچی، لاہور، ملتان، فیصل آباد، گُدو، جام شورو، مظفر گڑھ، سکھر، لاڑکانہ، کوٹری، پسنی اور کوٹ ادو میں تھرمل بجلی کے اہم پیداواری یونٹ کام کر رہے ہیں۔

مستقبل میں پاکستان کی بجلی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کئی منصوبے بنائے گئے ہیں اور بعض منصوبوں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے۔

2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق مختلف ذرائع کا بجلی کی پیداوار میں حصہ (فیصد)	
معدنی تیل	35فیصد
گیس	29فیصد
کوئلہ	0.1فیصد
پن بجلی اور ایٹمی بجلی وغیرہ	35.9فیصد
کل	100فیصد

(iii)- ایٹمی توانائی (Nuclear Power)

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (PAEC) ملک میں نیوکلیئر پاور پلانٹس کی منصوبہ بندی کرنے، لگانے اور چلانے کا ذمہ دار ہے۔ ایٹمی توانائی موجودہ دور میں توانائی حاصل کرنے کا سب سے ترقی یافتہ اور پیچیدہ ذریعہ ہے جو دنیا کی تیزی سے بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

پاکستان میں 1971ء میں ایٹمی توانائی متعارف ہوئی جب کراچی میں پہلا پلانٹ ''کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹس (کینوپ KANUPP)'' قائم کیا گیا۔ دوسرا ایٹمی بجلی گھر چشمہ کے مقام پر لگایا گیا جسے ''چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹس یونٹ I'' کا نام دیا گیا اور اسے 13 جون 2000ء کو نیشنل گرڈ کے ساتھ منسلک کیا گیا۔ ان کے علاوہ چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹس یونٹ II'' بھی بجلی پیدا کر رہا ہے۔

(iv)- شمسی توانائی (Solar-Electric Power)

سورج سے حاصل ہونے والی توانائی کو شمسی توانائی کہتے ہیں اور شمسی توانائی سے بجلی پیدا کی جارہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں چھوٹے پیمانے پر شمسی توانائی سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے مثلاً چھوٹی مشینیں اور چھوٹی موٹریں چلانے کے لیے شمسی توانائی سے مدد لی

جا رہی ہے۔ مستقبل قریب میں شمسی توانائی دنیا میں توانائی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہوگی کیونکہ توانائی کے دوسرے ذرائع مہنگے بھی ہیں اوران تک رسائی بھی مشکل ہے۔

(v)- ہوا سے بجلی کی پیداوار *(Wind-Electric Power)*

ہوائی توانائی حاصل کرنے کے لیے تیز ہوا کو بجلی پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہوا سے بجلی پیدا کرنے پر کام کیا جارہا ہے۔ پاکستان کے ساحلی علاقوں، سندھ اور بلوچستان میں ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے سازگار حالات موجود ہیں لیکن تاحال اس ذریعے کو زیادہ استعمال نہیں کیا گیا۔

وِنڈمل کھمبے پر لگے تین یا چار بڑے بڑے پروں اور ٹربائنز پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ پر وِنڈمل کے ٹربائنز کو گھماتے ہیں۔ جب ٹربائنز گھومتے ہیں تو اس سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔

2-قدرتی گیس

(Natural Gas)

2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں قدرتی گیس کی اوسط روزانہ پیداوار چار ہزار ملین مکعب میٹر ہے۔ اس سے 40.3 فیصد سے زائد ملکی توانائی کی ضروریات پوری کی جارہی ہیں۔ قدرتی گیس توانائی کا نہایت ارزاں اور صاف ستھرا ذریعہ ہے جو کوئلہ اور معدنی تیل کا بہترین نعم البدل ہے۔ قدرتی گیس گھریلو استعمال کے علاوہ کھاد، ریان، پلاسٹک اور بہت ساری دوسری صنعتوں کے لیے خام مال بھی فراہم کرتی ہے۔ سوئی کے مقام پر پاکستان کا سب سے بڑا گیس کا ذخیرہ موجود ہے جو 1952ء میں دریافت ہوا۔ قدرتی گیس کے کچھ ذخائر صوبہ سندھ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب کے علاقے پوٹھوار سے بھی گیس دریافت ہوئی ہے۔ پاکستان میں گیس کے محفوظ ذخائر تقریباً 29.671 ٹریلین مکعب فٹ ہیں۔

2013-14ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کے مختلف شعبوں میں گیس کی کھپت	
گیس کی کھپت کے شعبے	گیس کی مقدار (فیصد)
گھریلو استعمال کے لیے	23.2
تھرمل بجلی پیدا کرنے کے لیے	26.1
تجارتی	3
صنعتوں کے لیے	21.7

کھاد بنانے کے لیے	19
ٹرانسپورٹ (سی این جی)	7
کل	100فیصد

3-معدنی تیل (پٹرولیم)

(Petroleum)

2013-14ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں معدنی تیل کی اوسط روزانہ پیداوار قریباً 66ہزار بیرل ہے۔ پاکستان میں تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے 1961ء میں ''آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ'' (OGDCL) کا ادارہ قائم ہوا۔ معدنی تیل توانائی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ملکی توانائی کی لگ بھگ 35 فیصد ضروریات معدنی تیل سے پوراہوتی ہیں۔ پاکستان کے جیولوجیکل حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ یہاں معدنی تیل کے وسیع امکانات ہیں۔ پاکستان میں معدنی تیل کے ذخائر زیادہ تر زیریں سندھ اور سطح مرتفع پوٹھوار کے علاقوں میں واقع ہیں۔

4- کوئلہ

(Coal)

2013-14ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان میں کوئلے کی سالانہ پیداوار چار ہزار میٹرک ٹن سے زائد ہے۔کوئلہ ایک سستا ایندھن ہے۔ پاکستان میں اس کے محفوظ ذخائر کا اندازہ 185بلین ٹن سے زائد لگایا گیا ہے۔ بلوچستان، پوٹھوار اور جنوبی سندھ میں کوئلے کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔سندھ میں تھر کے علاقے میں پاکستان کا کوئلے کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

2013-14ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کے مختلف شعبوں میں کوئلے کی کھپت

کوئلے کی کھپت کے شعبے	فیصد حصہ
تھرمل بجلی پیدا کرنے کے لیے	1.4
اینٹوں کے بھٹوں کے لیے	47.1
سیمنٹ کی صنعت کے لیے	51.5
کل کھپت	**100فیصد**

پاکستان کی بین الاقوامی تجارت

(International Trade of Pakistan)

بعض ممالک میں معدنی ذخائر وافر مقدار میں ہوتے ہیں تو بعض ممالک زرعی میدان میں بہت آگے ہیں۔ بعض ممالک اپنی ضروریات کی اشیا کم لاگت پر خود تیار کر سکتے ہیں جبکہ کچھ ممالک اپنی افرادی قوت کو بیرونِ ملک بھیجنے پر مجبور ہیں۔ اشیائے ضرورت کا یہ غیر متوازن پھیلاؤ ہی بین الاقوامی تجارت کے آغاز کا باعث بنتا ہے۔ ہر ملک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی ضروریات کو محدود کر کے کم سے کم اشیا دوسرے ممالک سے منگوائے۔ دوسری جانب یہ کوشش بھی کی جاتی ہے کہ اپنی تیار کردہ اشیا زیادہ سے زیادہ مقدار میں دوسرے ممالک کے ہاتھوں فروخت کر کے دولت کمائی جائے۔

پاکستان کی برآمدات

(Exports of Pakistan)

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی برآمدات کا کل حجم قریباً 20997 ملین امریکی ڈالر ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات درج ذیل ہیں:

1- چاول

(Rice)

پاکستان میں چاول کی بہترین اقسام پیدا ہوتی ہیں۔ بیرونی ممالک سے چاول کی تجارت ایک سرکاری ادارے ''رائس ٹریڈنگ کارپوریشن'' کے سپرد ہے۔ یہ ادارہ نجی اداروں اور کارخانوں سے چاول خرید کر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، ابوظہبی، عراق، ایران، برازیل، لیبیا، سری لنکا، سنگاپور، انڈونیشیا، برطانیہ، کینیڈا، جرمنی اور امریکہ کو برآمد کرتا ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان نے قریباً 1850 ملین ڈالر کا چاول برآمد کیا۔

2- کپاس اور کپاس کی مصنوعات

(Cotton and Cotton Products)

ہمارے ملک میں مختلف اقسام کی کپاس کاشت کی جاتی ہے۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نے کپاس اور اس کی مصنوعات سے قریباً 11437 ملین ڈالر کا زرِمبادلہ کمایا۔ پاکستان کپاس اور اس کی درج ذیل مصنوعات برآمد کرتا ہے:

(i) خام روئی

عمدہ معیار اور نفاست کی وجہ سے پاکستانی خام روئی کی بیرونی ممالک میں بڑی مانگ ہے۔ پاکستان کپاس زیادہ تر کینیڈا، امریکا، جاپان، ہانگ کانگ، برطانیہ، اٹلی، فرانس، پولینڈ، جرمنی اور بیلجیم وغیرہ کو برآمد کرتا ہے۔

(ii) سوتی کپڑا

سوتی کپڑے کو پاکستان کی برآمدات میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان سوتی کپڑا زیادہ تر برطانیہ، امریکہ، سری لنکا، افغانستان، روس، جرمنی، ہانگ کانگ اور پولینڈ کو برآمد کرتا ہے۔

(iii) سوتی دھاگہ

پاکستان میں نہایت عمدہ اور نفیس سوتی دھاگہ بہت بڑی مقدار میں تیار ہوتا ہے جس کی بیرونی ممالک میں بڑی مانگ ہے۔

پاکستانی دھاگہ خریدنے والے ملکوں میں روس، سوڈان، امریکہ، پولینڈ، جرمنی، ایران، برطانیہ اور فرانس کے علاوہ کچھ افریقی ممالک بھی شامل ہیں۔

(iv) ہوزری کا سامان

کپاس کی دوسری مصنوعات کی طرح ہوزری کی صنعت بھی پاکستان میں ترقی پذیر ہے جہاں بنیانیں، جرابیں، رومال، سویٹر اور تولیے وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ ہوزری کا سامان مشرق وسطیٰ کے ممالک، امریکہ اور یورپ کو بڑی مقدار میں برآمد کیا جاتا ہے۔

(v) تیار شدہ ملبوسات

پاکستان میں تیار شدہ ملبوسات بھی غیر ممالک میں بہت مقبول ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے تیار شدہ ملبوسات سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، عراق، فرانس، جرمنی، برطانیہ، سری لنکا، ملائیشیا اور امریکہ کو برآمد کیے جاتے ہیں۔

3- کھیلوں کا سامان

(Sports Goods)

کھیلوں کے سامان کی تیاری کے لیے پاکستان کے شہر سیالکوٹ اور لاہور بہت مشہور ہیں۔ اس سلسلے میں والی بال، فٹ بال، کیرم بورڈ، ہاکی اور کرکٹ کا سامان خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ ہالینڈ، بیلجیم، فرانس، اٹلی، برطانیہ، جرمنی اور امریکہ وغیرہ پاکستان

کے کھیلوں کے سامان کے اہم خریدار ہیں۔14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان سے کھیلوں کے سامان کی برآمد قریباً 286 ملین ڈالر ہے۔

4- چمڑا اور اس کا سامان

(Leather and Leather Goods)

مویشیوں سے جہاں دودھ، مکھن اور گوشت حاصل ہوتا ہے وہاں ان کی کھالیں بھی انسانی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ملک میں چمڑا رنگنے اور تیار کرنے کے لیے ٹینریز کافی تعداد میں موجود ہیں۔ چمڑے سے سوٹ کیس، بیگ، تھیلوں، جیکٹ اور دیگر سامان کے علاوہ جوتے بنانے کی صنعت بھی کافی ترقی کر چکی ہے۔ چمڑے سے تیار شدہ سامان زیادہ تر جاپان، جرمنی، فرانس، برطانیہ، امریکہ، اٹلی، روس، سپین، چین، بنگلہ دیش اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان سے چمڑا اور اس کی مصنوعات کی برآمد قریباً 519 ملین ڈالر ہے۔

5- قالین، کمبل اور چٹائیاں

(Carpets, Rugs and Mats)

پاکستان قالین بافی میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ لاہور، فیصل آباد، ملتان، جھنگ اور سانگلہ ہل کے علاقے قالین بافی کے لیے مشہور ہیں۔ پاکستان اپنے قالین، کمبل اور چٹائیاں جرمنی، سوئیزرلینڈ، بیلجیم، اٹلی، فرانس، امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کو برآمد کرتا ہے۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نے قالین بافی، کمبلوں اور چٹائیوں سے قریباً 106 ملین ڈالر کا زرمبادلہ کمایا۔

6- سیمنٹ

(Cement)

پاکستان نے سیمنٹ کی صنعت میں کافی ترقی کر لی ہے۔ یہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، بحرین وغیرہ کو برآمد کیا جاتا ہے۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نے قریباً 415 ملین ڈالر کا سیمنٹ برآمد کیا۔

7- آلات جراحی اور طبی سامان

(Surgical Instruments and Medical Equipment)

پاکستان کے بنے ہوئے آلات جراحی اور طبی سامان دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ یہ آلات لاطینی امریکہ، افریقہ، برطانیہ،

فرانس، جرمنی وغیرہ کو برآمد کیے جاتے ہیں۔ 14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے آلاتِ جراحی اور طبّی سامان سے قریباً 281.7 ملین ڈالر کا زِرمبادلہ کمایا۔

8- مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات

(Fish and Fish Products)

مچھلی کو انسانی غذا میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ دنیا بھر میں پاکستانی جھینگوں کی مانگ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ چین، متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، کوریا، ملائیشیا، انڈونیشیا، ہانگ کانگ، مڈل ایسٹ اور سری لنکا وغیرہ پاکستانی مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات کے خریداروں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ 14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان نے قریباً 292 ملین ڈالر کی مچھلی اور مچھلی کی مصنوعات برآمد کیں۔

9- خشک میوہ جات، پھل اور سبزیاں

(Dry Fruits ,Fruits and Vegetables)

پاکستان سے خشک میوہ جات اٹلی، برطانیہ، امریکہ، عرب ممالک، سری لنکا، سنگاپور اور ملائیشیا کو برآمد کیے جاتے ہیں۔ پھل اور تازہ سبزیاں ایران، جرمنی، مشرقِ وسطیٰ اور یورپ کے چند دوسرے ممالک کو برآمد کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں تیار شدہ اچار، شربت، چٹنیاں، مربے اور جام وغیرہ عرب ممالک کو برآمد کیے جاتے ہیں۔ 14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے خشک میوہ جات، پھل اور سبزیوں سے قریباً 586 ملین ڈالر کا زرمبادلہ کمایا۔

10- کیمیکلز اور ادویات

(Chemicals and Pharmaceutical Products)

پچھلے کئی سالوں سے پاکستان میں کیمیائی اور ادویات سازی کی صنعت نے کافی ترقی کی ہے۔ مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے ممالک پاکستان کے کیمیکلز اور ادویات کے خریدار ہیں۔ 14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے قریباً 963 ملین ڈالر کے کیمیکلز اور ادویات برآمد کیں۔

پاکستان کی درآمدات

(Imports of Pakistan)

14-2013ء میں پاکستان کی درآمدات کا کل حجم قریباً 37104 ملین ڈالر تھا۔ پاکستان کی اہم درآمدات درج ذیل ہیں۔

1-پٹرولیم اور پٹرولیم کی مصنوعات (Petroleum and Petroleum Products)

پٹرولیم کی درآمد پر پاکستان کو بہت سازرِمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔اس رقم میں کمی لانے کے لیے اب پٹرول اور گیس سے بننے والی بہت سی اشیا پاکستان ہی میں بنائی جارہی ہیں۔ پاکستان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے تیل، پٹرول، ڈیزل اور پٹرولیم کی دیگر مصنوعات مثلاً پلاسٹک وغیرہ سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، ایران اور عراق سے حاصل کرتا ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان نے پٹرولیم اور پٹرولیم کی مصنوعات کی درآمد پر قریباً 12205 ملین ڈالر خرچ کیے۔

2-لوہا اور فولاد (Iron and Steel)

لوہے کی کمی کو پورا کرنے اور اپنے کارخانوں کو چلانے کے لیے لوہا، فولاد اور اس سے بنی ہوئی دوسری مصنوعات جرمنی، بیلجیم، برطانیہ، فرانس، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا سے درآمد کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں روس کی مدد سے کراچی میں فولاد سازی کے لیے سٹیل مل قائم کی گئی ہے۔14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے 1107 ملین ڈالر کا لوہا اور فولاد کی مصنوعات درآمد کیں۔

3-مشینری (Machinery)

ٹیکسلا میں فولاد اور بھاری مشینری بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔مختلف کارخانوں کے لیے بھاری مشینری بھی پاکستان میں تیار کی جاتی ہے، تاہم بجلی کے جنریٹر اور اعلیٰ درجے کی مشینری اب بھی درآمد کی جاتی ہے۔14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے مشینری کی درآمد پر 5176 ملین ڈالر خرچ کیے۔

4- کیمیائی کھاد (Fertilizer)

پاکستان میں کیمیائی کھاد بنانے کے کافی کارخانے قائم ہیں لیکن اس کے باوجود ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے کھاد کی کچھ اقسام عراق، تیونس، اٹلی اور امریکہ سے بھی درآمد کی جاتی ہیں۔14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے 584 ملین ڈالر کی کیمیائی کھاد درآمد کی۔

5- کھانے کا تیل (Edible Oil)

پاکستان کھانے کا تیل زیادہ تر امریکہ، سری لنکا اور ملائیشیا سے درآمد کرتا ہے۔اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان نے کھانے کے تیل کی درآمد پر قریباً 1608 ملین ڈالر خرچ کیے۔

6-چائے (Tea)

پاکستان میں چائے کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ پاکستان زیادہ تر چائے بنگلہ دیش، کینیا اور سری لنکا سے منگواتا ہے۔ جس پر کافی زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے۔ 14-2013ء میں پاکستان نے قریباً 247 ملین ڈالر کی چائے درآمد کی۔

7-متفرقات (Miscellaneous)

پاکستان مختلف ممالک سے ادویات، کاغذ، دفاعی سامان، دودھ کی مصنوعات، خشک میوہ جات، مصالحہ جات، دالیں، بجلی کا سامان، کرم کش ادویات، کمپیوٹرز، موبائل اور گاڑیاں بھی منگواتا ہے جس پر کثیر زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔

پاکستان کی تجارت کے اجزائے ترکیبی

(Components of Pakistani Trade)

برآمدات کے اجزائے ترکیبی (Components of Exports)

14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل برآمدات میں تین شعبوں کپاس اور کپاس کی مصنوعات (53.9 فیصد)، چاول (8.7 فیصد) چمڑا اور چمڑے کی مصنوعات (4.9 فیصد) کا مجموعی حصہ 67.5 فیصد ہے۔

پاکستان کی کل برآمدات میں اشیائے صرف کا حصہ 15 فیصد، نیم تیار شدہ اشیا کا حصہ 10 فیصد اور تیار شدہ اشیا کا حصہ 75 فیصد ہے۔

درآمدات کے اجزائے ترکیبی (Components of Imports)

14-2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل درآمدات میں صرف آٹھ شعبوں (مشینری، پٹرولیم اور پٹرولیم کی مصنوعات، کیمیکلز، ٹرانسپورٹ، کھانے کا تیل، لوہا اور سٹیل، کھاد اور چائے) کا حصہ قریباً 80 فیصد ہے۔ پاکستان کی کل درآمدات میں بڑی اشیا کا حصہ 30 فیصد، بڑی اشیا کے لیے خام مال کا حصہ 10 فیصد، اشیائے صرف کے لیے خام مال کا حصہ 51 فیصد اور اشیائے صرف کا حصہ 9 فیصد ہے۔

پاکستان کی تجارت کے رجحانات

(Directions of Pakistani Trade)

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان کی زیادہ تر برآمدات امریکہ، چین، متحدہ عرب امارات، افغانستان، برطانیہ، جرمنی، فرانس، بنگلہ دیش، اٹلی اور سپین کے ساتھ ہوتی ہیں۔ نیچے دیے گئے ٹیبل کے مطابق پاکستان کی برآمدات میں ان ممالک کا حصہ 61 فیصد ہے۔

پاکستان کی برآمدات کی سمتیں (برآمدات کی بڑی مارکیٹیں)	
ملک کا نام	فیصد حصہ
امریکہ	15
چین	10
متحدہ عرب امارات	8
افغانستان	7
برطانیہ	6
جرمنی	4
فرانس	3
بنگلہ دیش	3
اٹلی	3
سپین	2
ذیلی میزان	61
دوسرے ممالک	39
کل	100 فیصد

Source: Economic Survey of Pakistan 2013-14

اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان کی زیادہ تر درآمدات متحدہ عرب امارات، چین، کویت، سعودی عرب، ملائیشیا، جاپان، بھارت، امریکہ، جرمنی اور انڈونیشیا وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہیں۔ نیچے دیے گئے ٹیبل کے مطابق

پاکستان کی درآمدات میں ان ممالک کا حصہ 73 فیصد ہے۔

پاکستان کی درآمدات کی سمتیں (درآمدات کی بڑی مارکیٹیں)	
ملک کا نام	فیصد حصہ
متحدہ عرب امارات	17
چین	16
کویت	10
سعودی عرب	7
ملائیشیا	5
جاپان	4
بھارت	4
امریکہ	4
جرمنی	3
انڈونیشیا	3
ذیلی میزان	73فیصد
دوسرے ممالک	27
کل میزان	100فیصد

Source: Economic Survey of Pakistan 2013-14

تجارت کا توازن
(Balance of Trade)

کسی ملک کی برآمدات اور درآمدات کی مالیت میں مقررہ وقت کے دوران فرق کو تجارت کا توازن کہتے ہیں۔اگر برآمدات کی مالیت درآمدات کی مالیت سے زیادہ ہو تو اس تجارتی توازن کو ملک کے لیے منافع بخش کہیں گے۔اس کے برعکس اگر کسی

ملک کی درآمدات کی مالیت اس کی برآمدات کی مالیت سے زیادہ ہو جائے تو اسے خسارہ کی تجارت کہیں گے۔اس قسم کی تجارت ملک کے لیے غیر منافع بخش ہو گی، جس سے ملک قرضے کا شکار ہو جائے گا۔ اکنامک سروے آف پاکستان 14-2013ء کے مطابق پاکستان کی برآمدات 20997 ملین امریکی ڈالر اور درآمدات 37104 ملین امریکی ڈالر ہیں۔اس طرح پاکستان کی تجارت کا خسارہ 16107 ملین ڈالر ہے۔

غربت کی وجوہات اور اس کو ختم کرنے کے لیے اقدامات

غربت پاکستان کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق 1.25 ڈالر یومیہ سے کم کمانے والا غربت کی سب سے نچلی سطح پر ہوگا۔اس وقت دنیا کی 7 ارب آبادی میں سے 21 فیصد افراد غربت کا شکار ہیں کیونکہ یہ روزانہ ایک ڈالر سے بھی کم کماتے ہیں۔ پاکستان میں شہری علاقوں میں 7 فیصد لوگ غربت کی لکیر سے نیچے ہیں جبکہ دیہاتوں میں غربت کا تناسب 15 فیصد ہے۔غربت کی وجہ سے عوام میں مایوسی پھیلتی ہے اور معاشی ترقی کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔

پاکستان میں غربت کے اسباب

- ✮ پاکستان کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔اس کے مقابلے میں پیداواری وسائل میں کم اضافہ ہو رہا ہے۔
- ✮ افراط زر کی شرح زیادہ ہے۔
- ✮ توانائی کے بحران کی وجہ سے روزگار کے مواقع کم ملتے ہیں۔
- ✮ ناخواندگی اور ٹیکنیکل تعلیم کے کم ہونے سے بھی ہمارا ملک غربت کا شکار ہے۔
- ✮ پاکستان میں معاشی ترقی کی سست رفتار ہے اور تجارتی سرگرمیاں بھی محدود ہیں۔
- ✮ ملکی حالات کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کے مواقع کم ہیں۔

غربت میں کمی کے لیے اقدامات

- ✮ ملک میں مختلف محکموں میں نئی ملازمتیں پیدا کی جائیں۔
- ✮ نوجوانوں کے لیے قرضہ سکیمیں شروع کی جائیں تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔
- ✮ تعلیمی اداروں میں مستحق طلبہ کی امداد کی جائے۔
- ✮ عوام کو ضروری بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں۔
- ✮ بیت المال اور زکوٰۃ فنڈ سے مستحق افراد کی امداد کی جائے۔

پاکستان کی بندرگاہوں کی اہمیت

(Importance of Sea-ports of Pakistan)

پاکستان کی بندرگاہیں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ پاکستان کی قریباً ساری تجارت بحری راستے سے ہوتی ہے۔اس مقصد کے لیے پاکستان کی سب سے پرانی بندرگاہ کراچی میں ہے۔ یہ بندرگاہ بین الاقوامی معیار کی حامل ہے۔یہاں بحری جہازوں اور آئل ٹینکرز سے سامان تجارت کولادنے اوراتارنے کی سہولتیں حاصل ہیں۔ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی خاطر کراچی سے مشرق کی جانب بن قاسم بندرگاہ تعمیر کی گئی ہے۔پہلے مرحلے میں یہاں جہاز ٹھہرانے کے آٹھ برتھ بنائے گئے ہیں۔ بن قاسم بندرگاہ، پاکستان سٹیل ملز کے قریب واقع ہے۔لہٰذا اسے بڑے کارخانوں کے سامان اور خام لوہے کی ترسیل کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

صوبہ بلوچستان کے ساحل پر چین کی مدد سے جدید سہولتوں کے ساتھ ایک نئی بندرگاہ گوادر کے مقام پر تعمیر کی گئی ہے۔تجارت کے لیے بندرگاہ کی سہولتوں کے ساتھ ساتھ بحری جہازوں کو بھی اہمیت حاصل ہے جو پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کی نگرانی میں کام کرتے ہیں۔تجارتی مال غیرممالک کو پہنچانے کے لیے پاکستان کے پاس کئی بحری مال بردار جہاز موجود ہیں۔ یہ جہاز مشرق میں جاپان اور چین کی بندرگاہوں کو اور مغرب میں مسلم ممالک کے علاوہ یورپی، برطانوی اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بندرگاہوں کو مال پہنچاتے ہیں اوران ممالک کا مال پاکستان لاتے ہیں اور کثیر منافع کماتے ہیں۔

پاکستان کی خشک گودیوں کی اہمیت

(Importance of Dry-ports of Pakistan)

پاکستان میں پہلی خشک گودی 1973ء میں لاہور میں تعمیر کی گئی۔اس کی کامیابی کے بعد کراچی (1974ء)، کوئٹہ(1984ء)، پشاور(1986ء)، ملتان (1988ء) اور راولپنڈی (1990ء) میں خشک گودیاں بنائی گئیں۔ان کے علاوہ نجی شعبے میں بھی کئی خشک گودیاں تعمیر کی گئیں، جن میں سیالکوٹ خشک گودی (1984ء) اور فیصل آباد خشک گودی (1994ء) اہم ہیں۔ ان خشک گودیوں کے باعث ملکی تجارت میں مثبت تبدیلیاں ہوئی ہیں جس سے تجارت میں اضافہ ہوا ہے۔

مشقی سوالات

(حصہ اوّل)

1 (الف): نیچے دیے گئے ہر سوال کے چار ممکنہ جواب میں سے درست پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1۔ معاشی ترقی سے مراد ہے:

(الف) قومی آمدنی میں اضافہ　(ب) زرعی آمدنی میں اضافہ

(ج) روزگار میں اضافہ　(د) اشیاوخدمات کی پیداوار میں اضافہ

2۔ حکومت پاکستان نے ایک مالیاتی ادارہ ''پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن'' قائم کیا:

(الف) 1942ء میں　(ب) 1948ء میں

(ج) 1952ء میں　(د) 1956ء میں

3۔ پاکستانی معیشت ہے:

(الف) ترقی یافتہ　(ب) ترقی پذیر

(ج) انتہائی ترقی یافتہ　(د) انتہائی غریب

4۔ پاکستان میں پانچ سالہ منصوبہ بندی کا آغاز ہوا:

(الف) 1950ء　(ب) 1955ء

(ج) 1958ء　(د) 1960ء

5۔ پہلی خشک گودی 1973ء میں تعمیر کی گئی:

(الف) کراچی　(ب) لاہور

(ج) سیالکوٹ　(د) پشاور

6۔ پاکستان کھانے کا تیل امریکہ اور سری لنکا کے علاوہ درآمد کرتا ہے:

(الف) ایران　(ب) سعودی عرب

(ج) ہانگ کانگ　(د) ملائیشیا

7۔ پاکستان میں پن بجلی کی پیداوار کا سب سے بڑا منصوبہ ہے:

(الف) غازی بروتھا پروجیکٹ (ب) منگلا ڈیم

(ج) تربیلا ڈیم (د) وارسک ڈیم

8۔ عالمی بینک کے تعاون سے پاکستان اور بھارت کے مابین سندھ طاس معاہدہ طے پایا:

(الف) 1950ء (ب) 1958ء

(ج) 1960ء (د) 1962ء

9۔ پاکستان کی معیشت کا سب سے بڑا شعبہ ہے:

(الف) تجارت (ب) صنعت

(ج) زراعت (د) خدمات

10۔ 1958ء میں کس نے پاکستان کا اقتدار سنبھالا؟

(الف) جنرل سکندر مرزا (ب) جنرل محمد ایوب خاں

(ج) جنرل یحییٰ خاں (د) جنرل ضیاءالحق

(ب): درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 پروفیسر آرتھر لیوس کی معاشی ترقی کی تعریف کریں۔

-2 پاکستان میں معدنی وسائل کی ترقی کے لیے 1975ء میں کس کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا؟

-3 چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟

-4 پاکستان میں زرعی مسائل کو حل کرنے کے لیے تین تجاویز پیش کریں۔

-5 برآمدات اور درآمدات سے کیا مراد ہے؟

-6 جپسم پر نوٹ کریں۔

-7 پاکستان کے پانچ ایسے شہروں کے نام لکھیں، جہاں خشک گودیاں قائم ہیں۔

-8 پاکستان کھیلوں کا سامان کن ممالک کو برآمد کرتا ہے؟

-9 پاکستان کے زرعی شعبہ کو درپیش چار اہم مسائل بیان کریں۔

2 درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کریں۔

-1 ہماری زراعت کو درپیش اہم مسائل بیان کریں۔

-2 پاکستان کی گھریلو، چھوٹی اور بھاری صنعتوں کی وضاحت کریں۔

-3 ترقی کے لیے توانائی کے وسائل کی اہمیت بیان کریں۔

-4 پاکستان میں توانائی کے اہم وسائل کی پیداوار اور کھپت پر بحث کریں۔

-5 پاکستان کی بین الاقوامی تجارت، اس کی بناوٹ، سمت اور توازن میں تبدیلی کا تجزیہ کریں۔

-6 پاکستان کی بندرگاہوں اور خشک گودیوں کی اہمیت بیان کریں۔

-7 1947ء سے 1970ء کی دہائی تک پاکستان میں ہونے والی معاشی ترقی کا جائزہ لیں۔

-8 دھاتی اور غیر دھاتی معدنیات کے ذخائر، ان کی معاشی قدر اور تقسیم کی وضاحت کریں۔

-9 پاکستان کی معیشت میں زراعت کے کردار پر بحث کریں۔

-10 پاکستان میں 1980ء کے بعد ہونے والی معاشی ترقی کا حال بیان کریں۔

سرگرمیاں

-i کلاس کو تین گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کو کوئلہ، پٹرولیم اور قدرتی گیس میں سے ایک عنوان دیں پھر توانائی کے وسائل کی افادیت اور ذخائر کے بارے میں بحث کریں۔ پندرہ منٹ بعد ہر گروپ کو اپنے بحث کردہ نکات پیش کرنے کا موقع دیں۔

-ii پاکستان کے نقشے کا مشاہدہ کریں جس میں معدنیات کے علاقے دکھائے گئے ہیں اور بتائیں کہ قدرتی گیس، پٹرولیم، کوئلہ، سنگ مرمر، تانبا اور نمک وغیرہ معدنیات پاکستان میں کہاں کہاں پائی جاتی ہیں؟

-iii پاکستان کی برآمدات اور درآمدات کا چارٹ بنائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔